رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ



# الحکم



چہ گویم با تو گر آئی بہار در قادیانی | دو بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

ایڈیٹر- شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۵ر- خواص و معاونین سے ۱۰ر (۳) ہندوستان سے باہر ۶ر (۴) غیر مذاہب والوں سے ۱۲ر (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۱۲؍

نمبر ۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ جنوری ۱۹۰۷ء مطابق ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ | جلد ۱۱



## تازہ الہامات و رؤیا

۳ جنوری ۱۹۰۷ء (۱) سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا

ترجمہ:- عنقریب میں تیری عجیب عزت ظاہر کروں گا- اور اللہ تعالیٰ ہر شئے پر قادر ہے

(۲) رؤیا- شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے- اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں- ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کر کے کہا- کہ وہ بادشاہ آیا- دوسرے نے کہا- کہ ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے- فقط

فرمایا- قاضی حَکَم کو بھی کہتے ہیں قاضی وہ ہے- جو تائید حق کرے- اور باطل کو رد کرے- چند سال ہوئے- ایک دفعہ ہم نے عالم کشف میں اسی لڑکے شریف احمد کے متعلق کہا تھا- کہ اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں اور جب یہ پیدا ہوا تھا- تو اس وقت عالم کشف میں آسمان پر ایک ستارہ دیکھا تھا- جس پر لکھا تھا- مُعَمَّی اللّٰہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم- نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

## نالہ پابندِ نَے نہیں ہے فریاد کی کوئی لَے نہیں ہے

[یہ نظم ہے جو مولوی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب نے ۲ جنوری کو بوقت ظہر مسجد میں پڑھکر سنائی جو حضور نے بہت پسند فرمائی (بقید یک قافیہ)]

آتشِ فرقتِ محبوب نے جب گرمایا
کیا کہوں ہجر کی گھڑیاں میں گزاریں کیونکر
دل جو رہتا متوجہ بدیارِ محبوب
مرغِ دل جو کہ تڑپتا ہی رہا کرتا تھا
پھوٹے وہ آنکھ کہ جس میں ہو نہ تیرا شوقِ دید
دل وہ کیا دل ہو جس میں تیری کچھ بھی الفت
یوسفِ مصرِ نبوت کے حضور اک نادار
دی صدا اَوْفِ لَنَا الْکَیْل کی اس نے آکر
سیر ایمانہ معارف سے خدارا بھر دے
کچھ پتہ اس کو بھی محبوبِ ازل کا دینا
اک جھلک اپنے سوالی کو بھی دکھلا دینا
کون سی راہ سے دلبر کی طرف جاتے ہیں
تیرے چہرہ سے نظر آئے خدا کا چہرہ
تیرہ چشموں کو دکھلائی وہ دیتا کیونکر
قلزمِ عشق سے نکلے ہوئے سُچّے موتی
آرزو ہے ترے قدموں میں رہوں کچھ مدت
اپنے مولیٰ سے دعا ہے یہی دن رات میری

جذبۂ شوقِ زیارت مجھے پھر لے آیا
دلِ شیدا کو تیری یاد نے کیا تڑپایا
قبلۂ دیں کے لئے قبلہ نما بن آیا
قطبِ دوراں کے لئے قطب نما بن آیا
ٹوٹے وہ ہاتھ جو بیعت کو نہ تیری آیا
سر وہ کیا سر ہے نہ جس میں تیرا سودا آیا
اپنی کم مائگی کو لے کے خریدار آیا
مَسَّنَا الضُّر کی عرضی کو وہ لے کر آیا
کاسۂ عجز لئے ایک سوالی آیا
ایک سرگشتۂ وادیٔ محبت آیا
اسی محبوب کی جس کا تو نشاں بن آیا
رستہ پوچھنے گم کردۂ منزل آیا
حق نما آئینہ واللہ یہی ہے آیا
افقِ وحی پہ جو مہرِ رسالت آیا
ہدیہ کے طور پہ لیکر تیرا خادم آیا
بس اسی واسطے پردیس میں اکمل آیا
تیرے سایہ میں رہوں تو ہے خدا کا سایا

# نئے سال کے تمہیدی نوٹ

## ناظرین وسرپرستان الحکم کو نیا سال مبارک ہو (آمین)

الحمد للہ والمنۃ کہ اس نمبر کے ساتھ الحکم کی گیارہویں جلد کا آغاز ہوتا ہے یہ محض اُسی کا فضل اور کرم ہے کہ اُس نے دس سال تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت کے کام میں مجھے قابل فخر موقعہ دیا اور آئندہ بھی اسی کے فضل پر توقع ہے کہ وہ جب تک چاہے اس خدمت کی توفیق دے وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ۔

گذشتہ دس سال کے اندر الحکم کے ذریعہ کس قدر کام ہوا یہ ایک تفصیل طلب بات ہے لیکن چونکہ حدیث دلاویز ہے اس لئے کسی آئندہ نمبر الحکم میں ناظرین اسے انشاء اللہ العزیز پڑھینگے گویا یہ دس سالہ رپورٹ ہوگی ۔

سال گذشتہ میں کاغذ کی قلت نے مجھے اکثر اوقات بہت بڑے مشکلات میں ڈالا۔ جس کی وجہ سے ناظرین کو عموماً شکایت کا موقع ملا اگرچہ شکایت رہی مگر دلچسپی اور محبت جو الحکم سے اس کے معزز سرپرستوں کو ہے وہ کم نہیں ہوئی بلکہ بڑھی ہے۔ ایسا ہی پریس کی بعض دقتوں نے مُنہ دکھایا لیکن جس طرح پر ہوسکا سال گذر گیا ۔

گیارہویں جلد کا پہلا نمبر الحکم کی اسی اپنی تقطیع پر شایع ہوتا ہے۔ جو بہت مقبول اور پسند ہو چکی ہے۔ اس تقطیع کا تبدیل کرنا احباب کے سخت اصرار کا نتیجہ ہے جس کو میں نے بادلِ ناشاد قبول کیا ہے اور مجبور ہو کر بھی۔ بہت بڑی تقطیع پر چھپوائی کا عمدہ انتظام نہیں ہو سکا اور جبتک کوئی مستقل اور کافی انتظام نہ ہولے میں اس تقطیع کو بدلنے کے لئے آمادہ نہیں ہوں۔ خصوصاً اس سال تو۔

اِس سال میں نے مصمم ارادہ کیا ہے کہ الحکم کو اپنی مشین پر چھاپنے کا انتظام کیا جاوے چنانچہ اس کے متعلق ولایت میں آرڈر دینے کے لئے لاہور میں ایک معزز ہمعصر کو میں نے لکھ دیا تھا۔ ناں بعد اُنھوں نے لاہور میں ہی ایک مشین کے خرید کر دینے کا انتظام کیا میں نے اُنھیں خرید مشین کے لئے پورا اختیار دینا چاہا مگر اُنھوں نے اپنی ذمہ داری سے دست کشی کی اور لاہور ہی سے ایک معزز بھائی نے جو ایک مشہور سٹیم پریس میں کام کرتا ہے اپنی ذاتی تحقیقات سے اس مشین کو ناقابل بتایا اس لئے میں ڈر گیا اور اس معاملہ کو دوسرے وقت پر ملتوی کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو جلدی ہی انتظام ہو جاوے۔ کیونکہ اب یہاں قادیان میں مشین پریس کی ضرورت بہت محسوس ہو رہی ہے ۔

مشین پریس کے ذکر کے ساتھ ہی اس امر کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جب میں نے اوایل میں اس کا ذکر کیا اور ناظرین الحکم کو توجہ دلائی کہ اگر خریداران الحکم اس کام کی اعانت کے لئے بطور قرض حسنہ دس دس روپیہ بھی دیں تو اکیلا کارخانہ الحکم اپنے سرپرستوں کی ایسی اعانت سے سٹیم پریس قائم کر سکتا ہے۔ اس پر اکثر دوستوں نے مجھے لکھا کہ مشترکہ سرمایہ سے اس کو قائم کر دیا جاوے ہم روپیہ دینے کو آمادہ ہیں۔ مشترکہ سرمایہ سے کام کرنا ہرچند ایک مفید اور عمدہ چیز ہے لیکن میں اپنی ذمہ داریوں کو دیکھکر ایسی تجویز سے ڈر گیا اور انھیں یہی صلاح دی کہ میں اس کیلئے طیار نہیں ہوں۔ اور اب بھی میں یہی کہتا ہوں۔ ہاں اگر کوئی صاحب اس کام میں اپنا روپیہ لگانا چاہیں تو میں ان کو اپنے تجربہ اور اندازہ کی بنا پر یہ مشورہ دے سکتا ہوں کہ تین ہزار روپیہ کے سرمایہ سے سردست وہ مشین پریس قادیان میں عمدہ پیمانہ پر قائم کر سکتے ہیں۔ اور اگر چار ہزار روپیہ لگاویں تو سٹیم پریس ہو سکتا ہے جس کے ساتھ ایک آٹا پیسنے کی چکی لگ سکتی ہے اور اس طرح پر وہ یہاں ایک معقول فایدہ انشاء اللہ حاصل کریں گے۔ میں اپنے ہاتھ میں مشترکہ سرمایہ لیکر ایسا کام کرنے کو ہرگز آمادہ نہیں ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اس کے سوا جس قسم کی مدد وہ مجھ سے چاہیں میں انشاء اللہ ضرور دوں گا۔

اسی ضمن میں مجھے اپنے محترم پردیسی بھائی بابو محمد صدیق صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ چین کی قابل قدر ہمدردی کا شکریہ ادا کرنا ہے جنھوں نے چین میں اتنے میلوں کے فاصلہ پر میری آواز کو سُنا اور مشین پریس کی امداد میں چالیس روپیہ بھیجدیا اور اس پر اس کو حقیر رقم ظاہر کر کے قبول کرنے پر شکر گذار ہونے کی خواہش کی۔ اس سے ان کی اس محبت کا پتہ ملتا ہے جو اُنھیں خادم قوم الحکم سے ہے میں ایسے مخلص محب اور نادیدہ سرپرست الحکم کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُنھیں اپنے حفظ وامن میں رکھے اور بہت بڑی نیکیوں کی توفیق دے اور اپنے فضل کے سایہ میں واپس لائے آمین ۔

ایسا ہی ڈاکٹر چوہدری ممتاز علی خان نے سمالی لینڈ سے مجھے لکھا ہے کہ وہ مشین کے لئے بیس روپیہ بطور امداد دینے کو طیار ہیں ۔

بہرحال چھپائی کی مشکلات اور دقتوں کا خاتمہ انشاء اللہ العزیز مشین ہی کے آنے پر منحصر ہے۔ اور میں اس کے لئے مصمم ارادہ کر چکا ہوں ہاں اس کا پورا ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے ۔

سال کے شروع میں علی العموم ہر انسان کے دل میں نئے ارادے اور نئی اُمنگیں جوش زن ہوتی ہیں۔ اس لئے میں اپنے ناظرین سے التجا کرتا ہوں کہ وہ اپنے ناچیز خادم کے لئے دل سے دعا کریں کہ اس کی آرزوں اور اُمنگوں کا میدان اللہ تعالیٰ کی رضا میں وسیع ہو اور وہ خدا کے اس فضل کو پا سکے جو اس کا خاتمہ بالخیر ہو اور وہ خدا کی رضا کے مقام پر اپنے سید ومولیٰ امام علیہ السلام کے خدام میں اُٹھایا جاوے۔ اس کی زندگی جس مبارک خدمت میں گذر رہی ہے اس میں اخلاص کی توفیق اس کے شامل حال ہو اور اس کی لاانتہا خطاکاریوں پر قلم عفو پھیرا جاوے۔ (آمین)

## دعا بحضور رب العلیٰ

اے خدا۔ اے بندوں کے مالک کہ تیری قدرت کا زبردست ہاتھ ہر ایک کی گردن پر ہے۔ اے دروازہ ہائے رحمت کے کھولنے

# چکڑالوی راستبازی کا نمونہ

شیخ محمد چٹو لاہوری جو کچھ عرصے سے مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے مرید یا خلیفہ بنے ہوئے ہیں ان کا نام الحکم کے ناظرین کے لئے غالباً نیا نام ہوگا۔ یہ بزرگ سن آدمی ہیں میں ان کی عمر کا صحیح اندازہ تو نہیں بتا سکتا مگر اس میں شک نہیں کہ آپ کے منہ میں اب دانت قریباً نہیں رہے۔ پہلے یہ فرقہ اہلحدیث میں شامل تھے مگر امتداد زمانہ کی وجہ سے انھوں نے اس مسلک کو خیرباد کہا اور چکڑالوی زمرہ میں داخل ہوئے۔ میرا پہلے خیال تھا کہ ان کو تحقیق حق کا شوق اور جوش ہے لیکن اب جبکہ انکے رسالہ میں انکے سفر قادیان کے حالات چھپے تو مجھے یقین ہوگیا کہ تلاش حق سے اس شخص کو کوئی نسبت معلوم نہیں ہوتی ورنہ وہ اپنے رسالہ میں ایک نامناسب پیرایہ میں غلط واقعات کو بیان کرنے سے اس پیرانہ سالی میں پرہیز کرتے۔

ایڈیٹر الحکم کو شیخ صاحب سے ذاتی نیاز حاصل ہے اور آج سے نہیں قریباً ۱۶ برس سے جبکہ ابھی ایڈیٹر الحکم ایک نوعمر طالب علم تھا۔ اور اسے خوب معلوم ہے کہ شیخ محض ہندی کے کچھ اور کچھ پڑھے ہوئے نہیں ہیں اور جو تحریریں ان کے نام سے شائع ہوتی ہیں انکے لکھنے والے اور ہوتے ہیں گویا شیخ صاحب کی زبان دوسروں کے منہ میں ہوتی ہے اور دوسروں کا ہاتھ اور قلم شیخ صاحب کے دل و دماغ میں کام کرتا ہے۔

شیخ صاحب کے خاندان میں ان کے بعض عزیز حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام ہیں اور نہایت ارادت مند اور مخلص مرید ہیں منجملہ ان کے حکیم محمد حسین قریشی کا نام شہرت یافتہ نام ہے وہ وقتاً فوقتاً اپنے واجب الاحترام بزرگ کو تبلیغ کرتے رہتے ہیں انھوں نے انکو کسی نہ کسی طرح قادیان لانے کے لئے آمادہ کیا غرض یہ تھی کہ وہ وہاں جاکر حضرت اقدس کی باتوں سے مستفید ہوں مگر وہ آتے ہوئے اپنے ساتھ دو اور رفیق بھی لے آئے جن میں سے ایک سید محمد یوسف سیاح کہلاتے تھے اور دوسرے کا نام میاں احمد دین جلد ساز ہے۔

شیخ صاحب نے اپنے قادیان آنے کے حالات کو اپنے رسالہ میں چھپایا ہے میں نے ابھی تک اس سلسلہ کو نامکمل سمجھکر اسپر کچھ نہیں لکھا تھا اس لئے کہ ساری گفتگو کا مدار آخر مباہلہ پر ٹھیرا تھا اور اس کی تکمیل موقوف تھی حقیقۃ الوحی کے مطالعہ اور امتحان پر جس کی ابھی تک اشاعت نہیں ہوئی اور جس کے متعلق ایک ضروری کام ضمیمہ میں ابھی ہو رہا ہے لیکن جبکہ شیخ محمد چٹو صاحب نے جلدی کرکے نہایت بے قراری کے ساتھ ان واقعات کو شایع کیا ہے اور ایک غلط فہمی پھیلانی چاہی ہے تو میرا فرض ہے کہ میں اصل واقعات پبلک کے سامنے رکھدوں۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے پہلے وہ واقعات جو شیخ صاحب بیان کرتے ہیں اور جس طرح بیان کرتے ہیں ان کو درج کیا جاوے۔ اسکے بعد اصل واقعات مع ریمارکس کے دیدوں اور شیخ صاحب نے جو کچھ بیان کیا وہ یہ ہے۔

اب سنئے:۔ ہم بتاریخ ۲۷۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۸ رمضان المبارک کو یہاں سے بخاطر اپنے پوتے حکیم محمد حسین قریشی احمدی جو کہ ہم سے اکثر کہا کرتے تھے کہ آپ نے جس طریقہ کو پسند کیا ہے یہ بالکل عبث ہے اور جو کچھ اپنا روپیہ پیسہ ہے اسپر برباد کرتے ہیں۔ یہ بھی محض بے سود ہے لہذا آپ ایک دفعہ ضرور میرے ساتھ قادیان چلیں۔ اور امام مفترض الطاعۃ سے ملیں اور جو آپ کا دل چاہے ان سے سوال کریں وہ آپ کی ہر طرح سے تسلی و تشفی و اطمینان کردینگے مختصر میں ان کی ہمراہ بمعیت حکیم مولوی محمد یوسف صاحب سیاح و احمد الدین صاحب جلد ساز ۲۷۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء کی رات کو وہاں پہنچے۔ اور مرزا صاحب کی امت روزہ خوار و مرزا صاحب کو سرخ رو پان کھاتے ہوئے اندر سے آتے دیکھا لوگوں نے مجھ کو سب کے آگے کردیا مرزا صاحب نے بعد ملاقات کہا چلو سیر کریں۔ میں نے عذر کیا کہ میں ضعیف عمر اور روزہ دار ہوں۔ آپ نے فوراً ایک حدیث پڑھی اور کہا کہ آپ کو روزہ رکھنے کا کس نے حکم دیا میں نے کہا چونکہ حالت اضطرار کسی قسم کی نہیں۔ آپ نے ہنسکر کہا میں بھی روزہ سے نہیں ہوں۔ بلکہ جتنے یہاں آئے ہوئے ہیں علاوہ مقیمین کے وہ بھی روزہ دار نہیں ہیں۔ اور میں بیمار ہوں۔ یہ کہکر سیر کو روانہ ہوگئے اب جو دیکھا تو مرزا صاحب ڈاک کے انجن سے بھی شاید تیز رفتار تھے۔ کہ ان کی امت پیچھے پیچھے بھاگتی ہوئی جا رہی تھی بلکہ اکثر ہمراہی تک نہ کر سکے۔ جو ان کی بیماری کا پورا پورا ثبوت تھا۔ مختصر بعد نماز ظہر خاص خانگی مسجد میں مجھکو بلا بھیجا میں نے پہلے اس اشتہار کا تذکرہ کیا جو رسالہ ہذا کے صفحہ (ج) پر درج کردیا گیا ہے۔ ناظرین ملاحظہ کرلیں۔ پھر میں نے کہا کہ اگر آپ اپنے امام مفترض الطاعۃ ہونے کا ثبوت قرآن مجید سے پیش کریں۔ تو اب بھی میں اپنے وعدہ کا پابند ہوں۔ عوض اس کے کہ آپ کوئی آیت قرآن مجید پیش کرتے۔ آئیں بائیں شائیں کرنا شروع کردیا۔ اور وہی اپنا پڑھا یاد کردہ سبق۔ یعنی طاعون و کسوف و خسوف کو بطور شاہد ثبوت پیش کرتا جاتا۔ مجھکو مجبوراً پھر کہنا پڑا کہ میں اس آپکے بے سروپا قصہ کو نہیں سننا چاہتا۔ ہاں اگر کوئی ثبوت قرآنی و برہان ربانی ہو تو مہربانی فرما کر پیش کریں۔ آپ نے بمقتضائے وقت فوراً بغیر خیال ہاں کہدیا کہ ایک قرآن تو محمد صاحب پر نازل ہوا ہے اور دوسرا وہ بھی تو قرآن ہی ہے۔ جو مجھ پر نازل ہوا ہے۔ جس پر ان کے معتقدین نے نعرہ سبحان اللہ کیا میں نے کہا جب میں آپ کو جیسا آپکا دعوے ہے مانتا ہی نہیں۔ تو آپ کے نازل شدہ قرآن کو کس طرح مانوں گا۔ تو اسکے جواب میں مرزا صاحب نے کہا تو آپ اپنے قرآن کا ثبوت دیں جس کو آپ مانتے ہیں۔ پھر میں اپنی امامت کا ثبوت دونگا۔ اور اس بات کو بڑھاکر الجھاوے میں ڈالدیا۔ آخر ہمارے حکیم مولوی محمد یوسف صاحب آگے بڑھے اور کہا مرزا صاحب بابا صاحب کا مطلب شاید آپ سمجھے نہیں۔ اگر مجھکو اجازت ہو تو میں عرض کروں۔ غرض پھر انھوں نے ہر چہار جانب سے مرزا صاحب کے مفر کا انسداد کرکے کہا کہ یا تو آپ یہ کہدیں کہ میں قرآن کو کلام الٰہی نہیں مانتا۔ تو پھر میں ثبوت دوں گا یا آپ کوئی آیت اپنے ثبوت میں پیش کریں بیکار طولانی تقریر سے کچھ فایدہ نہیں۔ تو مرزا صاحب گھبراکر کہنے لگے کہ آیئے مباہلہ کریں۔ ہمارے نوجوان شیر دل حکیم محمد یوسف صاحب سیاح فوراً اسپر بھی آمادہ ہوگئے مرزا صاحب فوراً اندر تشریف لے گئے۔ اور دروازہ بند کرلیا۔ بعد تھوڑی دیر کے ایک کتاب لیکر آئے۔ اور وہی اقرارنامہ لکھوانا شروع کیا۔ جو ہدیہ ناظرین ہوچکا ہے۔ غرض پھر کتاب بھی لے لی۔ اور تین اور پانچ روز کے بعد لاہور میں بھیجنے کا وعدہ کیا۔ ہنوز ایفاء وعدہ نشدہ است۔

(باقی آیندہ) تصدیق کنندہ

سید S. Mohd Yusaf Syah of Bagdad

# الاستخلاف

اس نام کا ایک مختصر جامع رسالہ مولوی قاضی محمد ظہور الدین اکمل کی تالیف ہے جس کو سید عبد الحی عرب نے چھپایا ہے۔ رسالہ کا مضمون نام سے ظاہر ہے قرآن مجید کے رو سے شیعوں پر اتمام حجت کیا گیا ہے قیمت ۲؍ سید عبد الحی عرب قادیان سے ملیگا۔

Spare copy

# ہدیۂ قاسم

(یعنے وہ نظم جو میر قاسم علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان نے بتقریب جلسہ سالانہ پیش کی)

مبارک ہو مسیحائے زماں کو بزم آرائی
غلامان مسیحا کو مبارک ہو یہ یکجائی

یہ جلسہ قادیاں میں آج ہم سبکو مبارک ہو
ملائک کیطرف سے بھی مبارکباد ہے آئی

جمع ہیں آج وہ خادم مسیحائے زماں تیرے
جنھوں نے آنکر دارالاماں میں ہے اماں پائی

کہاں ہیں آج وہ امرتسری و غزنوی سارے
کہاں ہے سیالکوٹی بوڑھے ہی لاہوری سودائی

کہاں ہیں آریہ ہندو سناتن دھرم کے ممبر
کدھر شیعہ وہابی ہیں کہاں ہیں نیم عیسائی

کہاں ہیں آج جو دیتے تھے لاکھوں گالیاں تجھکو
بھٹکتے کس جگہ پھرتے ہیں اب نانک کے شیدائی

خدا کا خوف کرکے وہ اگر جلسہ میں شامل ہوں
یہاں وہ آنکر دیکھیں سنیں وہ تیری گویائی

تو ہے امید یہ مجھکو کیے پر اپنے نادم ہوں
ہے ممکن یہ خدا پھر بخشدے اُن کو بینائی

سبق دنرات تھا جنگاہ آتھم زار ہوا پسپا
وہ دیکھیں آنکر اس جا ہے نصرت کی گھٹا چھائی

بہت سی بھبکیاں دیکر تجھے سب نے ڈرایا تھا
نہ کی پروا کچھ تو نے نہ تیرے دل پہ سل آئی

بہت اُٹھے تھے یہ کہکر کہ ہم تجھکو گرا دینگے
وہ اُٹھتے ہی گرے ایسے کہ ٹھوکر منہ کے بل کھائی

ترے دشمن بہت سے گر گئے دنیا کو ہیں خالی
جو کچھ دو چار ہیں باقی تو شامت انکی اب آئی

کہاں ہے آریہ مت کا وہ پنڈت جو کہ لیڈر تھا
بتاوے تو کوئی آکر کہاں ہے آتھم عیسائی

کہاں ہے وہ قصوری بدزباں اور دہلوی مردہ
نہ ہے لدھیانوی جر گم کی مدت سے خبر آئی

کہاں ہے آج گنگوہی جسے تھا سانپ نے کاٹا
کہاں ہے وہ رسل بابا جو تھا اُسکا بڑا بھائی

کہاں عیسائیوں کا آج جلتا ہے چراغ الدین
کہ اپنے کی جس نے سامنے سب کے سزا پائی

غرض کس کس کو گنواؤں اسامی وار یا حضرت
ہوئے برباد سب دشمن کسی نے لی نہ انگڑائی

مگر ہاں آجکل اک اور مرتد راجہ شاہی نے
بروز انبیا کے ہو مقابل کشتی ٹھہرائی

ترا دشمن نہیں وہ دشمن حق ہے زمانے میں
ترے انکار پر جسنے کتاب اپنی ہے چھپوائی

زمانہ دیکھ لیگا ہوگا جو انجام اب اُس کا
نہ کہنے کی ہے کچھ حاجت سمجھ لو تم بہ دانائی

بروز مصطفےٰ ہے تو مثیل ابن مریم ہے
خدا نے تجھکو بخشی ہے بہت خوبی و رعنائی

تیری معجز بیانی سے ہیں عاجز آج دنیا میں
نصاریٰ آریہ سکھ گبر و ترسا ہیم عیسائی

خدا نے تیرا وہ سکہ بٹھایا سارے عالم میں
کسی سے سامنے تیرے نہ کوئی بات بن آئی

جہاں میں ہے لقب مشہور سلطان القلم تیرا
مخالف آج کرتے ہیں ترا اقرار یکتائی

کیا اتمام حجت تو نے ہر مذہب کے لوگوں پر
نہ چھوڑا کوئی شہری اور نہ چھوڑا کوئی صحرائی

مقابل میں بلایا ہر مخالف نام لے لے کر
مگر آیا وہی آگے کہ جسکی موت تھی آئی

کیا اسلام کو تو نے مسیحا دم سے ہے زندہ
بہار بیخزاں گلزار میں اسلام کی آئی

ترے اوصاف مجھ سے ناتواں سے کیا بیاں ہوویں
خدا نے آپ تیری عرش پر تعریف فرمائی

قسم مجھکو خدائے پاک کی سچ بات تو یہ ہے
تجھی کو زیب دیتی ہے مرے آقا مسیحائی

بڑا دھونی رمائے تیرے در پر نوردیں جیسا
کہ ہے جسکی زمانہ کو مسلم علم و دانائی

حکیم و بیعدیل و بیمثیل و باعمل ناصح
شفیق و غمگسار و امت احمد کا شیدائی

کروں تعریف کیا اسکی کہ ہے میری زباں قاصر
بیاں اوصاف ہوں اسکے کہاں ہے مجھ میں گویائی

مگر ہاں مختصر سی بات جامع اک سناتا ہوں
مثیل ابن مریم نے جو اُسکے حق میں فرمائی

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے
اب اس تعریف سے بڑھکر کہیگا کیا کوئی بھائی

مکرم اور معظم ہیں یہاں حضرت فاضل احسن
مناظر بیمثیل ہیں وہ نہیں چھوٹے ہیں اک رائی

یہی ہیں وہ جنھوں نے گولڑی کی کھودی ہے اولق
یہی ہیں وہ جنھوں نے کی ہے اُس پر خامہ فرسائی

یہی فاضل ہیں امروہی کہ شمس بازغہ جن کی
انھیں کو دیکھکر جاتی ہے دشمن کی توانائی

مخالف ملتے ہیں جن کا لوہا وہ یہی تو ہیں
انھیں سے ملہم لاہوری نے بھی مار ہے کھائی

یہاں اک اور عالم باعمل اور جوان صالح ہیں
کہ جن کی آج امریکہ کو ہے پوری شناسائی

وہ ایل ایل بی ہیں اور ایم اے ایڈیٹر ہیں رسالہ کے
جنھوں نے آج یورپ کو ہے حق کی راہ دکھلائی

یہی ہے راز طشت از بام جس نے عیسویت کا
یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہی ہیں بیگ مرزائی

خدا علم و عمل میں عمر میں اُس کی ترقی دے
کہ تحریروں سے اس کی عقل ہے یورپ کو اب آئی

غرض تعریف ہو کیا تیرے ارکان مجالس کی
کوئی صدیق کا ثانی کوئی فاروق کا بھائی

بہت مدت سے تھی یہ آرزو دل میں مرے مولیٰ
کبھی جلسہ میں حاضر ہو کے دیکھوں بزم آرائی

خدا کا شکر ہے جس نے مجھے یہ روز دکھلایا
ہوا میں حاضر جلسہ مری اُمید بر آئی

تجھے معلوم ہے یہ تو مرے ہادی مرے آقا
کہ میں رہتا ہوں دہلی میں جہاں ہے سخت گمراہی

مری اک عرض ہے تیرے حضور میں مرے پیارے
تیری سرکار ہے عالی ترا دربار ہے شاہی

خدا کیواسطے دہلی میں پھر تشریف لے چلیئے
کہ ہو اتمام حجت اور مٹے سب انکی گمراہی

عریضہ طول ہے میرا اگر ہے یہ خیال آیا
کرینگے اور بھی کچھ عرض جو موجود ہیں بھائی

لہذا اب دعا پر ختم کرتا ہوں عریضہ کو
کہیں آمین سب ملکر جو ہیں احمد کے شیدائی

خداوندا تو اپنے فضل سے وہ دن ہمیں دکھلا
کہ ہو اسلام کا چرچا اُٹھے دنیا سے بدراہی

مرے ناصر امام قادیاں کی جلد نصرت کر
میری ہی زندگی میں اسکی دکھلا عزت افزائی

ترے مامور جو ہیں وعدے مسیحا سے کئے تو نے
وہ ایسے پورے کر دکھلا کہ دیکھیں ساری دنیائی

دعا کر میرے حق میں بھی خدا سے اے مرے ہادی
ہدایت پر رہوں قائم کبھی دیکھوں نہ گمراہی

رہیں مرتاد جتنے ہیں تیرے خدام یا حضرت
نصیب دشمنان دین ہو خواری و رسوائی

منم یک خادم ناچیز از خدام آنحضرت
خدارا ایک نظر برحال قاسم ہم بفرمائی

۲۸ دسمبر ۱۹۰۶ء یوم جمعہ مسجد اقصیٰ

# استفسار اور اُن کے جواب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ گذارش یہ ہے کہ سوالات مفصلہ ذیل کے جواب اخبار الحکم یا بدر میں شایع کرادیں عین عنایت ہوگی۔

(۱) غیر احمدی جنازہ ہو اُس کی نماز احمدی امام پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔

(۲) مکان کا دخلی رہن (رہن با قبضہ) یعنے زر رہن کا کرایہ نہ مرتہن کا منافع جائز ہے یا نہیں۔

(۳) جو شخص حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہو مگر اُس کی بی بی شیعہ یا غیر احمدی ہو تو وہ احمدی رہ سکتا ہے یا نہیں۔

(حاجی عبد المجید احمدی)

## دوسرا خط

مخدوم مکرم حضرت مولانا مولوی حکیم فضل دین صاحب - السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ - بذریعہ ہٰذا ملتمس ہوں کہ مندرجہ ذیل استفسارات کے جواب سے معزز فرماویں۔

(۱) جب بیمار حالت نزع میں ہو تو اُس کے بالین پر سورہ یٰسین یا کوئی اور سورہ پڑھنا سنت صحیحہ سے ثابت ہے حضرت امام ہمام علیہ السلام کا کیا عملدرآمد ہے۔

(۲) مُردہ مرد اور مردہ عورت کے غسل کا طریقہ مسنون کیا ہے - آیا بیری کے پتے وغیرہ ڈال کر پانی گرم کرنا ضروری ہے کیا کمہار کے یہاں کے کورے برتن مٹے کے لینے لازمی ہیں جن میں پانی گرم کیا جاوے۔

(۳) مرد اور عورت کے کفن کے لئے کس کس کپڑے کا استعمال کرنا سنت ہے۔

(۴) نماز جنازہ میں کونسی دعا پڑھنی چاہیئے دعا ماثورہ کے علاوہ اپنی زبان میں بھی دعا کرسکتا ہے۔

(۵) غیر احمدی جنازہ کی نماز احمدی پڑھا سکتا ہے جبکہ وہ غیر احمدی رشتہ دار قریبی ہو اور مخالف سلسلہ نہ ہو۔

(۶) غیر احمدی کے پیچھے نماز جنازہ احمدی پڑھ سکتا ہے۔

(۷) مُردہ کے دفن کا طریقہ سنت کیا ہے - قبر پختہ بنانا یا کچہ یا نشان

اس غرض سے بنانا کہ لوگ دعائے مغفرت کریں جائز ہے یا نہیں۔
(۸) قبر پر کیا پڑھنا چاہئے آیا قرآنی آیات یا اپنی زبان میں دعا۔ رواج ہے کہ جب قبر تیار ہو جاتی ہے تو سورہ بقر کے اول آخر رکوع قبر کے ہر دو جانب دو شخص اپنی انگشت شہادت رکھکر پڑھتے ہیں آیا اس کی کچھ اصل ہے۔
(۹) مُردہ کو ثواب پہنچانے کا مسنون طریقہ کیا ہے سوم دسواں بیسوا چہلم کی کچھ اصل ہے قبر پہ قرآن خوانی کرانا کیسا ہے۔ مُردہ کا سوگ کب تک ہونا چاہیے۔
(۱۰) سماع موتے کی نسبت کیا حکم ہے۔
(۱۱) کیا نماز جنازہ تنہا ایک شخص بھی پڑھ سکتا ہے۔ نماز جنازہ غائب میں مُردہ کا نام یا تصور ہونا چاہئے۔ قبر پر بھی نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں ؟ (مرسلہ محمد سلیمان) **الجواب** و باللہ التوفیق ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ س۱ غیر احمدی جنازہ ہو اُس کی نماز جنازہ احمدی پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔
ج پڑھا سکتا ہے جبکہ رشتہ دار ہو اور مخالف سلسلہ نہ ہو۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نزول ہذہ الایۃ الکریمۃ (ولا تصل علے احد منھم مات ابدا ولا تقم علے قبرہ الآیۃ) علیہ اذا دعی الے جنازۃ سئال عنھا فان اثنے علیہ خیر قام فصلے علیھا وان کان غیر ذلک قال لاھلھا شانکم بھا ولم یصل علیھا ابن کثیر جلد ۵ صـ۵۲
یعنے جب آیت ولا تصل علے احد منھم مات ابدا نازل ہوئی اسکے بعد رسول صلے اللہ علیہ وسلم اُس شخص کا جنازہ پڑھتے جس کے ایمان کی تعریف کی جاتی مجہول یا مذموم کا جنازہ نہ پڑھتے اور آپ میّت کے رشتہ داروں کو فرما دیتے تم جانو یعنے جنازہ کی اجازت اُن کو دیدیتے۔
س۲۔ کیا رہن باقبضہ جبکہ کرایہ مکان و منافع زر رہن لینا دینا نہ ہو جائز ہے یا نہیں۔
ج۲۔ جائز ہے بشرطیکہ خرچ مرمت شکست ریخت لپائی وغیرہ بذمہ مرتہن ہو۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر یرکب بنفقتہ اذا کان مرھونا ولبن الدر یشرب بنفقتہ اذا کان مرھونا وعلی الذی یرکب ویشرب النفقۃ رواہ البخاری مشکوۃ باب السلم والرہن یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواری والے جانور کی سواری کی جاوے اسکے خرچ کے عوض اور دودھ والے جانور کا دودھ پیا جاوے اس کے خرچ کے عوض جبکہ یہ جانور رہن ہوں اور سواری اور دودھ کا فایدہ اُٹھانے والا ان کے خرچ کا ذمہ وار ہے۔
س۳ جو شخص حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہو اُس کی بی بی شیعہ یا غیر احمدی ہو تو وہ احمدی رہ سکتا ہے یا نہیں۔
ج۳ احمدی رہ سکتا ہے۔ وطعام الذین اوتو الکتاب حل لکم وطعامکم حل لھم والمحصنات من المومنات والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم اذا آتیتموھن اجورھن پ۶ اہل کتاب کا کھانا تم کو حلال ہے اور تمہارا کھانا اُن کو حلال ہے اور آزاد مومن عورتیں اور آزاد اہل کتاب کی عورتیں بھی تم کو حلال ہیں جب تم اُن کے مہر ادا کردو۔ جبکہ اہل کتاب عورت کے نکاح سے مومن رہ سکتا ہے تو ہمارے مخالف مسلمان بھی ایک طرح کے اہل کتاب ہی ہیں۔

س۴ کیا قریب المرگ پر سورہ یٰسین یا کوئی اور سورہ پڑھنا سنت سے ثابت ہے۔
ج۴ ثابت ہے۔ عن ابی سعید و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ رواہ مسلم مشکوۃ کتاب الجنایز یعنے جب کوئی مرنے لگے تو اُس کو تلقین کیا کرو لا الہ الا اللہ کے ساتھ وعنھا (ام سلمۃ) قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ وقد شق بصرہ فاغمضہ ثم قال ان الروح اذا قبض تبعہ البصر فضج ناس من اھلہ فقال لاتدعوا علے انفسکم الا بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علے ما تقولون ثم قال اللھم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یا رب العالمین وافسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ رواہ مسلم مشکوۃ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ پر اس وقت داخل ہوئے جبکہ اُس کی نظر پھٹ چکی تھی یعنے قریب المرگ تھا اُس کی آنکھ کو میٹ دیا پھر فرمایا جب روح قبض کیا جاتا ہے تو بصارت بھی پیچھے جاتی ہے۔ ابوسلمہ کے گھر والے اس آخری حالت کو دیکھکر چلّائے پھر فرمایا اپنے آپ پر نیک دعا کرو بددعا نہ کرو اس لئے کہ ملائک آمین کہتے ہیں تمہارے قول پر پھر ابوسلمہ کے لئے یہ دعا فرمائی۔ وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأوا سورۃ یٰسین علے موتاکم مشکوۃ کتاب الجنایز یعنے جو قریب المرگ ہوں اُنپر سورہ یٰسین پڑھا کرو۔
س۵ غسل میت کا کیا طریق ہے۔ آیا بیری کے پتے پانی میں ڈالنا مسنون ...... ہیں۔ یا نئے برتن ضروری ہیں ج۵ نئے برتن کی حاجت نہیں۔ بیری کے پتے مسنون ہیں: عن ام عطیۃ۔
قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنہا ثلاثاً او خمساً او اکثر من ذلک ان رأیتن ذلک بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافوراً او شیئاً من کافور فاذا فرغتن فاذنّنی فلما فرغنا آذناہ فالقی الینا حقوہ فقال اشعرنہا ایاہ وفی روایۃ اغسلنہا وتراً ثلاثاً او خمساً او سبعاً وابدأن بمیامنہا ومواضع الوضوء منہا وقالت فضفرنا شعرہا ثلاثۃ قرون فالقیناہا خلفہا متفق علیہ مشکوۃ یعنے ام عطیہ کہتی ہیں جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں تو آپ تشریف لائے اور فرمایا اس کو تین یا پانچ دفعہ بلکہ اگر ضرورت ہو تو اس سے بھی زیادہ دفعہ دھو بیری کے پتے اور پانی سے اور آخر دفعہ میں کچھ کافور بھی ڈال لینا اور غسل سے فارغ ہوکر مجھے اطلاع دینا۔ ہم نے فارغ ہوکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی تو آپ نے اپنا تہبند دیدیا کہ اسے پہنا دو اور ایک روایت میں ہے کہ نہلاؤ اسکو طاق تین یا پانچ یا سات بار اور دہنی طرف اور مواضع وضو سے شروع کرو۔ ام عطیہ کہتی ہیں پھر ہم نے سر کے بالوں کی تین لٹیں گوند دیں اور اُن کو پس پشت ڈالدیا۔
س۶ مرد و عورت کے کفن کے لئے کس کس کپڑے کا استعمال کرنا سنت ہے۔
ج۶ عن ابن عباس رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانہا من خیر ثیابکم وکفنوا فیہا موتاکم الحدیث مشکوۃ یعنے لباس سفید پہنا کرو کہ وہ اچھا ہے اور اُسی سے اپنے موتے کے

کفن بنایا کرو - عن علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغالوا فی الکفن فانہ یسلب سلباً سریعاً رواہ ابو داود۔ کفن بہت عمدہ نہ بنایا کرو یعنے بہت قیمتی کپڑے کا کیونکہ وہ تو بہت جلد گل سڑ جاتا ہے - عن عایشۃ رضی اللہ عنہا قالت کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلاثۃ اثواب بیض سحولیۃ من کرسف لیس فیہا قمیص ولا عمامۃ بلوغ المرام یعنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا تین سفید کپڑوں سحولی سوتی کا جن میں نہ عمامہ تھا نہ قمیص -

سوال نماز جنازہ میں کونسی دعا پڑھنی چاہیے - علاوہ دعاے ماثورہ کے اپنی زبان میں بھی دعا جایز ہے یا نہیں -

ج اللہم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واہلا خیرا من اہلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر ومن عذاب النار دوسرے اللہم اغفر لحینا ومیتنا وشاہدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللہم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللہم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ تیسرے اللہم ان فلان ابن فلان فی ذمتک وحبل جوارک فقہ من فتنۃ القبر وعذاب النار وانت اہل الوفاء والحق اللہم اغفر لہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم - چوتھی اللہم انت ربہا وانت خلقتہا وانت ہدیتہا الی الاسلام وانت قبضت روحہا وانت اعلم بسرہا وعلانیتہا جئنا شفعاء فاغفر لہ اور اگر میت بچہ ہو تو اللہم اجعلہ لنا سلفا وفرطا وذخرا [illegible]م اعذہ من عذاب القبر مشکوۃ - حضرت سرور عالم صلی اللہ [illegible]یہ وسلم اور صحابہ بلکہ اب بھی عرب کے لوگ اپنی ہی زبان (عربی) لیں [illegible]ماز میں پڑھتے ہیں ہاں ادعیہ ماثورہ سے فارغ ہو کر جس قدر چاہیے اپنی مادری زبان میں دعائیں کریں بلکہ اپنی مادری زبان میں جو شق زیادہ ہوتا ہے جو دعا کے اوپر جانے کے لئے ایک ضروری چیز ہے -

سوال غیر احمدی کا جنازہ احمدی رشتہ دار پڑھا سکتا ہے -

ج پڑھا سکتا ہے دیکھو جواب عـ اول -

سوال ۹ غیر احمدی کے پیچھے احمدی نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے -

ج احمدی کسی غیر احمدی کے پیچھے کوئی نماز بھی نہیں پڑھ سکتا ہے دیکھو الحکم ۳۱ جولائی سنہ ۶ صفحہ کالم ۲ سوال ۳ ضمن ۲ اور ۲۴ مئی سنہ ۶ صفحہ ۱ کالم اول وہاں میں نے مفصل جواب لکھدیا ہے -

سوال - طریق دفن کیا ہے - پختہ قبر - کتبہ - نشان لگانا جائز ہے یا نہیں

ج - عن بن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعتم موتاکم فی القبور فقولوا بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - یعنے جب تم اپنے موتا کو قبر میں رکھو تو کہو بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلوغ المرام - عن ابی اسحاق ان عبد اللہ بن یزید رضی اللہ عنہ ادخل المیت من قبل رجل القبر وقال ہذا من السنۃ بلوغ المرام یعنے عبد اللہ بن یزید نے ایک میت قبر کے پانو کی طرف سے داخل کیا اور کہا کہ یہ سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی - وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبرا لیلا فاسرج لہ بسراج فاخذ من قبل القبلۃ مشکوۃ - ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں ایک میت کے دفن کرنے کے لئے داخل ہوے اور [illegible]کے لئے چراغ روشن کیا گیا تھا اور میت کو قبلہ کی طرف سے [illegible] کیا تھا - اور ایک حدیث میں ہے مشکوۃ میں کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی قبر میں سر کی طرف سے داخل کئے گئے یعنے قبر کے پانو کی طرف سے - مشکوۃ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کی قبر پر ایک بڑا بھاری پتھر رکھدیا تھا تا کہ علامت ہو میرے بھائی کی قبر کی اور میرے لوگ اُس کے پاس دفن کئے جاویں - بلوغ المرام میں ہے سعد بن ابی وقاص نے کہا میری قبر کی لحد بنانا اور میرے پر کچی اینٹیں کھڑی کر دینا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا گیا -

سوال کیا قبر پر سورہ بقرہ پڑھنا چاہیے ؟

ج مشکوۃ باب دفن المیت میں ہے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا مات احدکم فلا تحبسوہ اسرعوا بہ الی قبرہ ولیقرء عند رأسہ فاتحۃ البقرۃ وعند رجلیہ بخاتمۃ البقرۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وقال والصحیح انہ موقوف علیہ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا جب کوئی تم میں سے مرجاے اس کو دفن سے روکو بلکہ اس کو جلدی دفن کرو اور اُس کی قبر کے سر کی جانب ابتداے سورہ بقرہ اور پانوں کی جانب آخر سورہ بقرہ پڑھا جاوے - انگشت شہادت قبر پر رکھنے کی کوئی اصل نہیں بلوغ المرام میں ہے کہ وقت دفن تین لپیں یعنے تین دفعہ مٹی قبر میں ڈالنا اور بعد دفن قبر پر پانی چھڑکنا مسنون ہے اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دفن میت سے فارغ ہوتے تو وہاں کھڑے ہوتے اور فرماتے معافی مانگو اپنے بھائی کے لئے اور اللہ تعا سے دعا کرو کہ وہ اس وقت ثابت قدم رہے کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جاویگا اور صحابہ مستحب سمجھتے تھے کہ جب لوگ بعد از دفن چلے جاتے تو قبر کے پاس کھڑے رہتے اور تین بار کہتے اے فلاں (اُس کا نام لے کر) کہ لا الہ الا اللہ اور کہہ میرا رب اللہ ہے میرا دین اسلام ہے نبی میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے -

سوال ۱۲ مُردہ کو ثواب پہنچانا سوم چہلم وغیرہ قبر پر قرآن خوانی کرانا ان کا کوئی اصل ہے - سوگ کب تک ہے -

ج ۱۲ اگر اس کی طرف سے صدقہ دیا جاوے تو میت کو فایدہ ہے مگر اس میں رسوم عادات - کسی خصوصیت کی پابندی ریا وغیرہ نہ ہوں - قبر پہ قرآن خوانی سواے ابتدا و انتہاے سورہ بقرہ کے کوئی ثبوت نہیں جس کا ذکر جواب عـ۱۱ میں گذرا - عن ام حبیبۃ وزینب بنت جحش عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامرءۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلاث لیال الا علی زوج اربعۃ اشہر وعشرا مشکوۃ باب العدۃ - حضرت ام حبیبہ و زینب رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت مومنہ کو حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر سوگ کرے تین دن سے زیادہ ہاں اگر اُس کا خاوند مرجاوے تو چار ماہ دس روز سوگ کرے -

سوال ۱۳ سماع موتی کی نسبت کیا حکم ہے -

ج ۱۳ ابتداءً سُنتے ہیں عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقف علی قلیب بدر من المشرکین فقال قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فہل وجدتم ما وعد ربکم حقاً فقال لہ الناس الیسوا امواتا فقال انہم یسمعون کما تسمعون تفسیر در منثور صفحہ ۱۵۳ جلد ۵ یعنے بعد فتح بدر جب مشرکین کی لاشیں چاہ بدر میں پھینکی گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہ بدر پر کھڑے ہو کر فرمایا ہم نے تو اپنے رب کا وعدہ سچا پا لیا کیا تم نے بھی اپنے رب کا وعدہ سچا پا لیا

صحابہ نے عرض کیا کہ کیا یہ لوگ مُردہ نہیں تو حضور نے فرمایا وہ تو ایسا سُن رہے ہیں جیسا تم سن رہے ہو۔

مثلاً کیا نماز جنازہ تنہا ایک شخص بھی پڑھ سکتا ہے؟ میت غائب ہو تو نام لینا تصور کرنا چاہیئے؟ اور قبر پر بھی جائز ہے؟

ج مشکوٰۃ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خادمہ مسجد کا جنازہ جبکہ وہ دفن ہو چکی تھی تنہا اس کی قبر پر پڑھا۔ تصور ضروری نہیں اور شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں اور ایک دعا سوال ۱۳ کے جواب میں لکھی گئی ہے جس میں نام میت لیا گیا ہے۔ (فضل دین حکیم از قادیان)

## لوکل معاملات پر بحث

قادیان کی مقامی ضروریات پر ایڈیٹر الحکم کو لکھتے ہوئے ایک عرصہ گذر گیا ہے۔ اور میں مسرت سے ظاہر کرتا ہوں کہ اس کی تحریروں پر مناسب وقت نوٹس ہمیشہ لیا گیا ہے۔ اگرچہ جس حد تک چاہیئے وہ اصلاح نہیں ہوئی لیکن اس میں کوئی کلام نہیں کہ توجہ ہوئی ضرور ہے پچھلے دنوں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور سے ایڈیٹر الحکم کو حصول نیاز کا موقع ملا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نہایت خوش اخلاقی سے پیش آئے اور بڑی توجہ سے اُن معاملات کو سُنا جن پر ایڈیٹر الحکم اپنے اخبار میں بحث کرتا رہا ہے اور صاحب بہادر نے یہ بھی وعدہ فرمایا کہ وہ عنقریب غالباً اسی مہینے میں بہ نفس نفیس قادیان تشریف لائینگے اور موقعہ پر ان تمام ضروریات پر غور کرینگے۔

میں نے جن معاملات پر صاحب موصوف کی توجہ کو منعطف کرایا اُن میں سے بعض اہم یہ ہیں۔

اول قادیان اور بٹالہ کے درمیان سڑک پختہ ہونی چاہیئے۔ اس سڑک پر آمد و رفت کثرت سے ہو رہی ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بٹالہ بجائے خود ایک تجارت کی منڈی ہے اور اس سڑک کے ذریعہ دور دور سے مال آتا ہے۔ اور قادیان چونکہ حضرت اقدس مرزا صاحب کا ہیڈ کوارٹر ہے اور آپ کے مُرید کثرت سے آتے رہتے ہیں۔ اور خود قادیان میں بھی مردم شماری کے بڑھنے کی وجہ سے اور ہائی سکول قائم ہو جانے کے سبب اور مختلف کارخانجات کے قیام نے تجارت میں غیر معمولی تبدیلی کر دی ہے اس لئے اس سڑک کا پختہ ہونا ضروری ہے خصوصاً ایسی حالت میں کہ گورنمنٹ پنجاب نے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو ایک معقول رقم سڑکوں کی درستی کے لئے عطا فرمائی ہے اور کثرت کاروبار کا پتہ محکمہ ڈاک سے ملتا ہے جس نے قادیان کی ڈاک کی ضرورت کو محسوس کر کے قادیان اور بٹالہ کے درمیان یکہ لائن کو قائم کیا ہے جو اس ضلع میں شکرگڑھ اور گورداسپور کے درمیان کے سوا اور کسی جگہ نہیں ہے۔

دوم۔ قادیان کی حفظ صحت اور صفائی کے اصولوں کو مدنظر رکھکر ضروری ہے کہ مستقل انتظام اس کا کیا جاوے۔ صاحب موصوف بڑی خوشی سے چاہتے ہیں کہ وہ قادیان کے باشندوں کی ان ضروریات میں انھیں مدد دیں۔

سوم۔ ایسا ہی میں نے ان کی توجہ ایک ڈسپنسری کی ضروریات پر دلائی میں نے انھیں یاد دلایا ہے کہ اگرچہ قادیان کے باشندوں کو ایک اعلیٰ درجہ کے شاہی طبیب مولوی حکیم نور دین صاحب سلمہ ربہ کی خدمات بغیر کسی محنت اور صرف کے میسر ہیں اور وہ اپنے شفاخانہ سے مفت ادویات دیتے ہیں لیکن شفاخانہ فضل رحمانی خصوصیت سے امداد کا مستحق ہے اور نہیں تو اس شفاخانہ کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے ادویات کی امداد ہی ملے۔

اس قسم کے ضروری امور پر میں صاحب موصوف کو توجہ دلا چکا ہوں اور مجھے یقین ہو گیا ہے کہ وہ بہت جلد توجہ کرینگے۔

ایسا ہی بٹالہ کے نیکدل اور منصف مزاج تحصیلدار ملک جس مل صاحب نے ۲۳ ڈسمبر کو قادیان آکر اسکے حالات سے آگاہی حاصل کی اور صفائی کی حالت کو خود معائنہ کیا اور اس معاملہ میں بہت کچھ مدد دینے کا وعدہ فرمایا۔ صاحب موصوف کو میں نے یہاں کی شراب کی دوکان کے بند کرنے کے متعلق بھی توجہ دلائی ہے اور ان کو موقعہ بھی دکھا دیا گیا ہے باشندے چاہتے ہیں کہ یہ دوکان بالکل اُٹھا دی جاوے اور گورنمنٹ یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ جہاں کے باشندے ایسی دوکان نہ چاہیں اُسے اُٹھا دیا جاوے۔ میں نے اسکے متعلق باضابطہ درخواست دے دی ہوئی ہے جس کی تحقیقات ملک صاحب کر چکے ہیں میرا یقین ہے کہ بہت جلد اس کے متعلق بھی قادیان کی پبلک ملک صاحب کی مہربانی کا شکریہ ادا کرنے کے قابل ہوگی۔

روڑیوں کے متعلق ملک صاحب چونکہ دیکھ چکے ہیں اور یہ موسم طاعونی موسم ہے اس لئے انھیں جس قدر جلد ممکن ہے اُن کے اُٹھوانے کے لئے تاکیدی احکام صادر کر دینے ضروری ہیں۔ میں اس تحریر کے ذریعہ ملک صاحب کو توجہ دلاتا ہوں۔

## خوش خبری

۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء کے الحکم میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ تقریر شایع ہوگی جو ۲۶ ڈسمبر ۱۹۰۶ء کو بعد نماز ظہر و عصر آپ نے مسجد اقصیٰ میں بیان فرمائی۔ یہ تقریر پنج ارکانِ اسلام کی حقیقت پر مشتمل ہے اس لئے اس کا عنوان پنج ارکان اسلام ہی ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ تقریر عام طور پر شایع ہو اس لئے ۱۷ جنوری کا الحکم ۱۶۰۰ چھاپا جاویگا۔ جو صاحب مفت تقسیم کے لئے اسکے نسخے حاصل کرنا چاہیں وہ ۱۰/ کے ٹکٹ بھیجدیں۔ ۱۰۰۰ کاپیاں زاید چھپینگی۔ اگر ۲۰ آدمی تیس تیس کاپیاں منگوالیں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ ایڈیٹر الحکم قادیان

# سالے کہ نکوست از بہارش پیداست

## (ایک نشان پورا ہوا)

بنگر اے قوم نشانہائے خداوند قدیر
چشم بکشا کہ بہر چشم نشانے است کبیر

الحکم کے ناظرین لودہانہ کے مشہور زبان دراز مخالف سلسلہ عالیہ احمدیہ منشی سعد اللہ نو مسلم متخلص بہ سعدی کے نام سے خوب واقف ہیں۔ یہ وہی شخص ہے جس نے اپنی بدزبانی اور دشنام دہی سے سلسلہ کی مخالفت میں خاص شہرت حاصل کی تھی۔ اور یہ وہی شخص ہے جس نے آتھم عیسائی کی پیشگوئی کی میعاد گذرنے پر بہت شور مچایا اور اپنی بدزبانی سے حزب اللہ کو دُکھ دیا تھا۔ اور عیسائیت اور باطل کی حمایت کرتے ہوئے حضرت حکیم الامۃ سلمہ اللہ تعالیٰ کے ایک بچہ کے فوت ہو جانے پر خوشی کا اظہار کیا اور اسے عیسائیت کی تائید کی دلیل ٹھیرایا تھا جس پر حی و قیوم اور غیور خدا نے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مولوی صاحب کے گھر میں ایک خوبرو اور زندہ رہنے والے کی بشارت دی جو رسالہ انوار الاسلام کے صفحہ ۲۶ کے حاشیہ میں چھپی اور آخر ایک مدت کے ۵ افروری سنہ ۱۸۹۶ء کو رات کے ۱۰ بجے عبد الحی سلمہ ربہ پیدا ہوا اور یوں خدا تعالیٰ کی پیشگوئی پوری ہو کر اس ہندو زادہ کی ندامت کا موجب ہوئی غیور خدا نے جہاں ہمارے امام کو یہ رحمت کا نشان دیا وہاں اس مخالف دین اور عدو اللہ کے لئے اسی رنگ میں ایک خاص نشان دیا اس نے حضرت حکیم الامۃ کے لئے گویا ابتر ہونے کی آرزو کی تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ کے صادق بندوں پر اعتراض کرنے والے خالی نہیں رہا کرتے وہ خدا کے عذاب کا مزا چکھ لیا کرتے ہیں۔ اشتہار انعامی تین ہزار مشتہرہ ۵۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۴ء کے صفحہ ۱۱ پر حضرت امام علیہ السلام نے سعد اللہ کو مخاطب کر کے یہ پیشگوئی شایع کی۔

حق سے انحراف کرنے والے آخر اے مردود دیکھے گا کہ تیرا
کیا انجام ہوگا۔ اے عدو اللہ تو مجھ سے نہیں
خدا سے لڑ رہا ہے بخدا مجھے اسی وقت ۲۹
ستمبر سنہ ۱۸۹۴ء کو تیری نسبت الہام ہوا ہے ان
شانئک ہو الابتر اور ہم نے اس طرح پر آتھم
کا رجوع بحق ہونا بے ثبوت نہیں کہا۔

یہ وہ پیشگوئی ہے جس کو شایع ہوئے آج ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء تک ۱۲ برس ۳ مہینے اور ۱۲ دن ہو چکے ہیں اسکے بعد متواتر یہ وحی شایع ہوتی رہی یہ اتنی لمبی مدت ہے کہ اسی میں سعد اللہ جیسا نوجوان اور مضبوط قوی کا آدمی ایک اور شادی کر کے بھی اولاد پیدا کر سکتا تھا مگر خدا تعالیٰ کی باتیں ٹلا نہیں کرتیں۔ اور وہ پوری ہو کر رہتی ہیں۔ سعد اللہ کا ایک بیٹا موجود ہے لیکن اب تک اس کی کوئی اولاد نہیں قطع نظر اس سوال کے کہ اس نے شادی کی یا کیوں نہیں کی۔ پس سلسلہ نسل کا ختم ہو جانا ابتر ہونے کو پورے طور پر ثابت کرتا ہے اس کے علاوہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے سعد اللہ دو طرح سے ابتر سلسلہ اولاد کے لحاظ سے بھی اور اس لحاظ سے بھی کہ وہ حضرت اقدس کے مقابلہ میں مخالفت کے لئے اٹھا مگر ناکام اور نامراد رہا۔

اور پوری نامرادی کے ساتھ جنوری کے پہلے ہی ہفتہ میں فوت ہو گیا۔

اور اس طرح پر اپنے انجام نامرادی کے ساتھ حضرت اقدس کی مسیحائی پر مُہر کر گیا اس پیشگوئی میں جو اوپر دکھلائی یہ بھی لکھا گیا ہے کہ سعد اللہ کا ابتر رہنا۔ اس امر پر بھی ایک دلیل ہوگا کہ آتھم کے رجوع کے متعلق بھی جو کچھ کہا گیا تھا وہ خدا تعالیٰ کے اعلام اور وحی سے تھا۔ سو آج آتھم کا نشان پھر روشن ہوا۔ پھر اس پیشگوئی میں سعد اللہ کے انجام کی خبر اس پیشگوئی میں موجود ہے۔



آخر اے مردار دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا ان الفاظ میں مردار کا لفظ بتا رہا ہے کہ وہ حضرت ہی کی زندگی میں فوت ہوگا۔ یہ تیسری پیشگوئی ہے جو اسی سلسلہ میں پوری ہوئی۔ پھر انجام آتھم میں جہاں حضرت اقدس نے مباہلہ کے لئے مخالفوں کو بلایا ہے وہاں نمبر (۱۰) پر سعد اللہ نو مسلم مدرس لودہانہ لکھا ہوا ہے اور گویا اس سے مباہلہ ہو گیا ہے کیونکہ اسی جگہ یہ لکھا ہے کہ

"گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا
کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے
کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو۔ اور نہ توہین اور
تکفیر کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں
سے الگ ہو اور اے مومنو برائے خدا کہو آمین"

اب بتاؤ کہ اس سے بڑھکر اس دعا کی قبولیت کا کیا اثر ہوگا کہ وہ ایک مضبوط تندرست قوی الجثہ اور کم عمر تھا اور حضرت اقدس اسکے مقابلہ میں ہمیشہ بیمار رہنے والے اور پیر مرد اور پھر مخالفوں کے خیال میں معاذ اللہ مفتری علی اللہ پھر یہ بات کیا ہے کہ جو اس کے مقابلہ میں آتا ہے اسکے سامنے اس جہان سے چلدیتا ہے۔ یہ خدا کے بزرگ برتر کے نشانات ہیں جنکی آنکھیں دیکھنے کی ہوں دیکھے اور جس کے سُننے کے کان ہوں سُنے۔

مجھے اس امر کا ذکر بھی کرنا ضروری ہے کہ تھوڑے ہی دنوں کا ذکر ہے کہ سعد اللہ کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق ایک مجلس میں ذکر تھا کہ چونکہ اس کی اولاد کا آگے سلسلہ شروع نہیں ہوا اس لئے یہ پوری ہو گئی اس پر ایک نہایت محتاط اور دور اندیش خادم نے عرض کیا کہ یہ امر شاید قبل از وقت ہو۔ اس پر حضرت اقدس نے بزور کہا کہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور ہمیں اس میں کوئی تامل نہیں ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس بات کو جھوٹا نہیں کریگا اور اس میں فتح ہماری ہے اس پر حضرت کو الہام ہوا جو الحکم میں مورخہ ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء کو چھاپ دیا گیا

لو اقسم علی اللہ لابرہ

اور ابھی اس الہام پر تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ ۷ جنوری کی شب کو لودہانہ کے ایک تار نے خبر دی کہ سعد اللہ فوت ہو گیا۔

میں یقیناً کہتا ہوں کہ کسی دشمن یا مخالف سلسلہ کے فوت ہونے پر ہمیں نہ ہمارے حضرت کو کوئی خوشی نہیں بلکہ اگر وہ ہدایت پا جاوے تو زیادہ خوشی کا موجب ہوتا ہے لیکن الٰہی ارادوں اور مقادیر میں کون دخل دے سکتا ہے خدا تعالیٰ نے پہلے سے جو خبر دی تھی وہ پوری ہوئی۔ سعد اللہ مر گیا اور ناکام مرا۔ ہاں خدا تعالیٰ کے مرسل کے نشانوں کے پورا کرنے والا ٹھیرا۔ اسکی قبر عبرت کا سبق دیتی ہے اور اسکی لاش کہتی ہے ہم منکروں کو حضرت مسیح موعود کی مخالفت سے توبہ کرنیکی ہدایت کر رہی ہے کہ

روزگارم شد بہ نادانی
من نکردم شما حذر بکنید

اس کا معاملہ اب اللہ تعالیٰ سے ہے یہ پڑھنے اور دیکھنے والوں کے لئے عبرت کا مقام ہے خدا کرے کہ جلد باز اور بدزبان مخالف اس سے سبق سیکھیں * آخر میں خدا کی حمد اور اُس کے رسول پر درود ہو جس کی باتیں پوری ہوئیں اسی طرح جو کہی گئی تھیں اور مخالفین کے ارادوں اور امانیوں کا عبرتناک خاتمہ ہوا *

والے ہر طرح کے اسبابوں کے مہیا کر دینے والے ہمارے واسطے وہ سبب اور ایسا سامان مہیا فرما جو ہماری طاقت درخواست و طلب سے بڑھکر ہے ✤

خدایا ہم کو خاص اپنے کام میں مشغول ہونے کی توفیق عنایت فرماکر ہم تیرے ہی انصاف و داد سے تسلی یاب ہوں - تیری مخلوق سے کوئی تمنا اور آرزو ہم کو نہ رہے - ہمارا انس و محبت اگر ہو تو تجھ ہی سے ہو تیرے بغیر سے تعلق خاطر ہمیں وبال جان ہو تیری تقدیر پر رضامندی ہماری خوشی ہو تیری طرف سے کسی زحمت و بلا کے آنے پر ہمیں صبر آجائے - صرف تیرے ہی عطا پر ہم قناعت کرنے والے ہوں - اور تیری ہی نعمتوں کے شکر گذار محض تیری ہی یاد سے ہمیں لذت ملے اور تیری ہی سچی کتاب ہمارے لئے راحت و شادمانی کا باعث ہو - رات کی درمیانی سنسان گھڑیوں اور دن کے آغاز و انجام پر ہمیں تیری ہی ذات پاک کے ساتھ راز گوئی کی عزت حاصل ہو وہ دُنیا جو تیری پاک یاد سے غافل کرنے والی ہے اس سے ہم کنارہ کش ہو جائیں - اور آخرت سے دوستی اور محبت کا لگاؤ پیدا ہو - تیری ملاقات کا شوق غالب ہو - تیری ہی جناب کی طرف ہر وقت متوجہ رہیں - گویا کہ ہم ہر وقت موت کے لئے تیار بیٹھے ہیں - اور سمجھیں کہ یہ ہی ایک سچی راہ ہے جس راہ سے ہم نے تیرے حضور میں حاضر ہونا ہے -

اے ہمارے پروردگار جو وعدہ تو نے ہمارے حق میں اپنے پیارے رسولوں کی زبان پر فرمایا ہے وہ ہمیں عنایت فرما ہم کو روز قیامت کی رسوائی سے بچا بے شک تیری ذات سے ہرگز خلاف وعدہ نہیں ہوتا ✤

الٰہی اپنی توفیق کو ہماری رفیق اور راہ راست کو ہمارا طریق مقرر فرما خداوندا ہمارے مقصدوں میں ہم کو تو کامیاب کر اور ہماری توبہ قبول کر کہ بے شک توبہ قبول کرنے والا مہربان تو ہی ہے ✤

الٰہی ہماری صُبح کا آغاز تیرے ہی نام پاک سے ہو اور اختتام شام پر بھی تیرا ہی نام پاک مُنہ سے نکلے تیرے ہی نام سے ہماری زندگی ہو اور تیری ہی نام سے ہماری موت ہمارا رجوع آخری تیری ہی جناب کی طرف ہے ✤

خدایا - اپنے روئے مبارک کی لذت دیدار ہمیں عطا فرما اور اپنی ملاقات پاک کا ذوق و شوق ہمارے دلوں میں پیدا کر ✤

بار الٰہا - ہمیں سچ کو سچ کر دکھا اور اسی سچ کی تابعداری پر قایم رکھ - اور جھوٹ ہمیں جھوٹ ہی نظر آوے - اور اس سے ہمیشہ ہم کو نفرت اور پرہیز ہی حاصل رہے ✤

الٰہی - ہمیں ہر ایک چیز کی اصلیت اور حقیقت سے آگاہ کر دے اور ہم کو ایسی حالت میں موت نصیب کر کہ ہم تیرے فرمانبردار مسلمان ہوں اور ہم کو اپنے خاص نیک بندوں کی جماعت میں شامل فرما - ظالموں بے انصافوں کی بدی کو ہم سے دور کر - اور اپنے صادق ایمان داروں کی دعاءیں ہم کو نصیب کر اپنی یاد کی غافلوں اور غفلت کی نیند میں سونے والوں کی نیند سے ہمیں جگا دے اور ہم کو اپنے پیارے برگزیدہ رسول کریم کی شفاعت سے بہرہ مند کر - اور اس حال میں کہ ہم تیری عطا کردہ سلامتی سے امن پانے والے ہوں - ہم کو بہشت میں داخل فرما - اپنے خالص پرہیزگاروں کی جماعت میں قیامت کے دن ہمیں اُٹھا اور اپنے پناہ دینے والے آتش دوزخ سے ہم کو نجات دے ✤

خداوندا - امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی بخشش اور اپنا رحم نازل فرما ✤

خداوندا - امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی خاص مدد اور نصرت عنایت فرما ✤

خداوندا - امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بند ہوئے کام کھولدے ✤

خداوندا - امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صلاحیت عطا کر ✤

خداوندا - امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کشادگی مرحمت فرما ✤

خداوندا - امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے اقران و امثال پر عزت و بزرگی سے سرفراز کر ✤

خداوندا - امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہوں خطاؤں لغزشوں سے درگذر کر -

اے - توبہ کرنے والوں کے سچے دوست ہماری توبہ قبول کر ✤

اے - اے ڈرے ہوئے اور خوف زدہ ہوئے ہوؤں کے امان دینے والے ہم کو امن دے ✤

اے - حیرت میں بھٹکتے پھرنے والوں کے رہنما ہماری رہنمائی کر ✤

اے - فریادیوں کے فریاد رس ہماری فریاد کو پُہنچ - مایوسوں کے اُمیدگاہ ہماری امیدوں کو منقطع نہ کر - اے گنہگاروں پر رحم کرنے والے ہم پر رحم کر - خطاکاروں کے بخشنے والے ہماری خطا معاف کر - سب قسم کی بدیوں کو ہم سے دور فرما اور اپنے نیکوکار بندوں کے ساتھ ہمارا انجام بخیر کر ✤

الٰہی - ہمارے گناہوں کو بخش - ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی کر ہمارے سینے کو کھولدے - ہمارے دلوں کی نگہبانی کر - ہمارے دلوں کو اپنی ہدایت کے نور سے روشن فرما - ہمارے کاموں کو آسان کر - ہماری مراد و حاجات کو حصول کا درجہ عطا فرما ✤

الٰہی - ہم کو بھی ہمارے والدین کو بھی ہمارے بزرگوں اور اُستادوں کو بھی ہمارے دوستوں اور آشناؤں کو بھی - ہمارے خویشوں اور قرابتیوں کو بھی اور اُن لوگوں کو بھی کہ جن کا حق ہم پر ہے اور جمیع امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اپنے خاص رحم - کرم سے بخشدے ✤

الٰہی - کسی بلا سے جو ہم پر آنے والی ہو - ہم کو بچا لینا - عذاب دوزخ عذاب قبر اور قیامت کے دن کے عذاب سے ہم کو محفوظ رکھنا اور اپنے نیکوکار و پرہیزگار بندوں کی جماعت میں ہم کو اُٹھانا ✤

الٰہی - اپنے ذکر پاک کی عزت سے عنایتوں اور کرامتوں کے دروازے ہم پر کھولدے اپنی عبادت اور اطاعت کی توفیق عنایت کر - آفتوں اور مُصیبتوں سے ہماری حفاظت فرما - رزق حلال اور جمیع نیکیوں میں ہم کو برکت دے ✤

اے فیاض - سب بلاؤں اور بیماریوں سے ہم کو نگاہ رکھ - سب خلقت کے برگزیدہ رسول صلعم اور انکی آل و اصحاب پر اپنی کامل رحمت نازل فرما - !

اے رحیم و کریم مولا۔ اے راست بازوں کے حامی اور حزب اللہ کے ناصر اسلام اور مسلمانوں کی تائید فرما۔ اپنے امام حکم موعود کے ذریعہ ؛

الٰہی درود و سلام نازل فرما۔ ہمارے سید و مولا محمدؐ پر کہ تیری رحمت کے نزول کو اولین و آخرین سب معلوم کریں ؛

الٰہی۔ رحمت و درود ہمارے اس سردار پر نازل کر کہ روز قیامت تک ملاء اعلےٰ والوں میں اسکا چرچا رہے ؛

الٰہی۔ الٰہی تیری رحمت و انعام کا ظہور ہمارے سید و مولا خیر خواہ بنی آدم پر ہر وقت اور ہر زمان میں ہو ؛

الٰہی۔ تیرے سب نبیوں پر اور کل رسولوں پر اور فرشتگان مقربین پر اور تیرے کل برگزیدہ نیکوکار بندوں پر۔ اور سب تیرے فرمانبرداروں پر رحمت نازل ہو ؛

اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھکر رحم کرنے والے۔ کل مہربانوں سے مہربان ہم کو بھی ایسے ہی نیکوکاروں کے ساتھ اپنی رحمت اور مہربانی میں شامل فرما۔ آمین ؛

## سالانہ جلسہ اور اُس کے ضروری حالات

ڈسمبر کا آخری ہفتہ ہندوستان میں جلسوں اور کانفرنسوں کا نتیجہ کہلاتا ہے۔ اسی نتیجہ میں قادیان سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بھی ایک عظیم الشان جلسہ دارالامان قادیان میں جو سلسلہ کا مرکز ہے ہوتا ہے۔ اس جلسہ کی غرض و غایت دُنیا کے دوسرے جلسوں کے مقابلہ میں بالکل نرالی اور نئی ہوتی ہے۔ اس کا ایک ہی لاتبدیل اور لاتحویل مقصد ہے جو دوسرے جلسوں میں قطعاً مقصود نہیں ہوتا وہ کیا؟

### عبودیت اور الوہیت میں سچا تعلق پیدا کرنا

یہ خلاصہ ہے اس جلسہ کی غایت کا۔ میری اپنی رائے میں یہ امر ہرگز نامناسب نہیں اگر میں اس جلسہ کی غرض و غایت کو خود حضرت حجۃ اللہ علی الارض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں پیش کر دوں اور وہ یہ ہے۔ تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولےٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے۔ جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کیلئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالےٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل ہو کر ذوق اور شوق و ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ یہ توفیق بخشے۔ اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کیلئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کیلئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کیلئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالےٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ ڈسمبر سے ۲۹ ڈسمبر تک قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس ڈسمبر ۱۸۹۱ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ ڈسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقایق اور معارف کے سنانے کا شغل رہیگا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائیگی کہ خدا تعالےٰ اپنی طرف اُنکو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے۔ اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے اور ایک عارضی فایدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جسقدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہونگے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے مُنہ دیکھ لینگے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہیگا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائیگا اس جلسہ میں اُس کے لئے دعائے مغفرت کیجائیگی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور اُن کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہ کوشش کیجائیگی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہینگے ؛

ان سطور کو پڑھ لینے کے بعد بخوبی سمجھ میں آجاتا ہے کہ اس جلسہ کی جو **غرض** ہے وہ نہایت اہم اور ضروری ہے اور دوسرے جلسوں میں جو ڈسمبر کے انھیں ایام میں ہوتے ہیں یہ بات پائی نہیں جاتی بلکہ ان کا **مقصود اصلی دنیا اور اسکے حصول کی راہیں** ہیں اور اس لحاظ سے سلسلہ احمدیہ کے سالانہ جلسہ اور دوسری قوموں کے سالانہ جلسوں میں **زمین و آسمان** کا فرق ہے۔ مَیں اپنے ذوق کے موافق اس جلسہ کے انعقاد کو وحی الٰہی کے ماتحت یقین کیا کرتا ہوں۔ اس لئے کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ وحی یاتون من کل فج عمیق اور الا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس ہر چند عام ہے اور ہر آنیوالا فرد اس کو پورا کر رہا ہے لیکن ڈسمبر کے ان آخری ایام میں اسکا نظارہ خصوصیت سے قابل دید ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سلسلہ عالیہ کی اشاعت کی ان پانچ شاخوں میں سے **تیسری شاخ** ہے۔ جن کا ذکر خود حضرت مسیح موعود نے رسالہ فتح اسلام میں کیا ہے۔ اس جلسہ کی بنیاد ۲۷ ڈسمبر ۱۸۹۱ء کو پڑی جس کے لحاظ سے یہ **پندرھواں** سالانہ جلسہ کہلا سکتا ہے۔ پندرہ سال کے اندر اس درخت نے کس قدر ترقی کی اور اس کے بار و بر نے دُنیا میں کیا انقلاب پیدا کیا یہ معمولی اور مختصر بات نہیں بلکہ ایک **طویل** واقعہ ہے جسکو میں اس سلسلہ کی تاریخ لکھنے والے کے لئے چھوڑ دیتا ہوں ؛ بجائے خود ہر شخص غور کر سکتا ہے کہ وہ بیج جو صرف اسّی سے بھی کم آدمیوں کی موجودگی میں لگایا گیا تھا۔ پندرہ سال کے اندر اسقدر نشو و نما پا چکا ہے کہ اسّی سے زیادہ آدمی اس کے سائے میں بیٹھنے والوں کی خدمت کے لئے مکتفی نہیں ہیں ؛ اور جس جلسہ کے مہمان ایک معمولی کمرے میں سما سکتے تھے وہ اب پندرہ بڑے بڑے کمروں میں بھی گنجایش نہیں پا سکے۔ اسپر نظر کر کے

### قیاس کن زگلستان من بہار مرا

کہنا پڑتا ہے بہرحال پندرھواں سالانہ جلسہ ۲۳ ڈسمبر ۱۹۰۶ء سے شروع ہوا۔ اس تاریخ سے اس کا آغاز اس لئے بیان کیا گیا ہے۔ کہ اسی تاریخ سے مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی۔ مہمانوں کے اُترنے کے لئے نئے اور پرانے مہمان خانوں کے علاوہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی عمارت اور باغ کا ایک وسیع ہال تجویز کر لیا گیا تھا۔ باغ کا ہال صرف ضلع سیالکوٹ کی جماعت کے لئے مخصوص

کیا گیا تھا۔ خاص سیالکوٹ کی جماعت تو مدرسہ ہی کے کمروں میں اُتاری گئی مگر ضلع کی جماعت اس لحاظ سے کہ اس میں مہمانوں کی تعداد سب جماعتوں سے بہت بڑھکر تھی وہاں ٹھیرائی گئی اور چودھری مولا بخش صاحب جو اپنے ضلع کی جماعت کے سکرٹری ہیں انھوں نے بھی وہاں ہی قیام کرنا پسند فرمایا۔

جلسہ کے متعلق عام انتظام قادیان کی مقامی انجمن احمدیہ نے صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری صاحب کے مشورہ پر سال گذشتہ کی طرح اپنے ذمہ لیا۔ اور یہ خدا کے فضل کی بات ہے کہ انجمن احمدیہ قادیان اس انتظام کو نباہ سکی اور خدا کے فضل پر اُمید کی جاتی ہے آیندہ اس میں اور بھی ترقی ہو سکے گی۔

۲۳ اور ۲۴ ڈسمبر ۱۹۰۶ء کو کوئی خاص کارروائی نہیں ہوئی۔ اس لئے کہ یہ دن مہمانوں کی آمد اور نزول میں گذرے۔ ۲۴ ڈسمبر تک سیالکوٹ۔ جہلم۔ ڈیرہ غازی خان۔ امرتسر۔ پشاور۔ لاہور۔ شاہ پور۔ گجرات۔ ایبٹ آباد۔ ضلع جالندھر۔ کی جماعتیں دارالامان میں پہنچیں۔ جس سے اس امر کا اندازہ ہوتا ہے کہ کس قدر کشش قلوب میں پیدا ہو چکی ہے ورنہ وہ ایام جو رخصت کے دُنیا کے ہزاروں دھندوں کے لئے بمشکل میسّر آتے ہیں اس طرح پر ان سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہ ہوتی کہ ایک منٹ بھی قادیان کے خیال سے باہر نہ گذارا جاتا۔

جس وقت کسی کو فرصت اور رخصت ملی اُسی وقت دارالامان کا راستہ لیا۔ انبیاء علیہم السلام میں یہ جذب اور کشش ان کی سچائی کا ایک بیّن ثبوت ہوا کرتا ہے۔ اسی جذب کی بنا پر خدا کا برگزیدہ موعود پکار کر کہتا ہے۔

وہ خدا میرا جو ہے جوہر شناس
اک جہاں کو لا رہا ہے میرے پاس

ایسا ہی مردان۔ علی گڈھ۔ لودہانہ۔ لالہ موسیٰ۔ آگرہ۔ کشمیر۔ ضلع ہوشیار پور۔ لایل پور۔ اور بہت سے مقامات سے کثرت کے ساتھ لوگ آئے۔ اور کل تعداد مہمانوں کی کسی صورت میں ڈیڑھ ہزار سے کم نہ تھی۔

مہمانوں کی خدمت اور ان کی ضروریات کے بہم پہنچانے کے متعلق انجمن احمدیہ قادیان نے جس قدر انتظام کیا تھا وہ میں اوپر کہہ آیا ہوں کہ ہر طرح سے قابل اطمینان ثابت ہوا۔ جلسہ کے لئے تام چینی کے برتنوں کا انتظام کیا گیا تھا مگر وہ وقت پر نہ پہنچ سکے اس وقت کہ میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں وہ برتن قادیان میں پہنچ چکے ہیں۔ احباب کی سہولت کے لئے بعض ضروری ہدایات پہلے سے ہی چھپا کر چسپاں کر دی تھیں اور حسب ضرورت کے موافق بعض ضروری اُمور کے پروگرام بھی شایع ہوتے رہے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام علی العموم ہر روز سیر کو نکلتے رہے میں چونکہ مہمانوں کے لئے کھانے وغیرہ کے اہتمام میں معروف تھا سیر کے وقت کے حالات نہیں لکھ سکا۔ اس لئے جو کچھ اس کے متعلق لکھوں گا وہ اپنے صادق بھائی ایڈیٹر بدر کی یادداشت کی بنا پر ہوگا۔ اور جلسہ کے تفصیلی حالات کی ضرورت نہ سمجھکر مختصر طور پر اجمالی حالات پیش کروں گا۔

## انجمن تشحیذ الاذہان کا جلسہ

جیسا کہ قبل از وقت اعلان کیا جا چکا تھا ۲۵ ڈسمبر کو قبل دوپہر کی بجائے بعد دوپہر انجمن تشحیذ الاذہان کا جلسہ شروع ہوا۔ یہ جلسہ مہمان خانہ جدید کے سامنے والے میدان میں ہوا جہاں مہمانوں کے لئے کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ بیچ میں دریوں کا فرش تھا اور گرد اگرد بینچ رکھے گئے تھے اور ایک طرف کرسیاں تھیں۔ حضرت حکیم الامۃ اس جلسہ کے صدر مجلس تھے۔

جلسہ کا افتتاح قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ جو حافظ روشن علی صاحب نے کی۔ بعد ازاں جناب صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے مختصر تقریر میں انجمن کے اغراض اور وہ کیونکر پورے ہو سکتے ہیں کے مضمون پر ضرورت وقت کے مناسب تقریر کی۔ یہ تقریریں دوسرے وقت الحکم میں انشاء اللہ چھاپ دوں گا۔ ان کے بعد سکرٹری صاحب حافظ عبد الرحیم صاحب نے شکریہ احباب کیا جنھوں نے کسی نہ کسی رنگ میں انجمن مذکور کو مدد دی تھی۔ ان کے بعد شیخ عبد الحکیم صاحب طالب علم میڈیکل سکول لاہور نے بہ حیثیت ڈیلی گیٹ انجمن الاخوان لاہور مختصر سی تقریر کی جس میں اُنھوں نے وحدت ارادی کی ضرورت اور اس کے پیدا کرنے کی مختلف صورتوں پر زور دیا اور سلسلہ کے مقاصد کی اشاعت کے لئے لائبریریوں کے قیام کے سلسلہ کو مفید بتایا۔ ان تقریروں کے بعد آخری اور بے نظیر تقریر حضرت حکیم الامۃ کی تھی۔ آپ کی تقریر بھی چھاپی جاوے گی آپ کی تقریر قرآن مجید کی آیت اللہ نور السمٰوٰت والارض کی تفسیر تھی۔

اس جلسہ کا باقی حصہ ۲۶ ڈسمبر کو ہونے والا تھا لیکن ۲۶ ڈسمبر کو بعد دوپہر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر مسجد اقصیٰ میں ہونے والی تھی اس لئے ممبران انجمن تشحیذ الاذہان نے ۲۶ تاریخ کو جلسہ ملتوی کر دیا اور ایسا ہی ۲۷ ڈسمبر کو بعد دوپہر حضرت حجۃ اللہ کی تقریر ہوئی۔

حضرت حجۃ اللہ کی پہلی تقریر پنج ارکان اسلام پر تھی یہ تقریر ۱۷ جنوری کے الحکم میں پوری شایع ہو جاویگی اور دوسری تقریر جو اسی تقریر کا تتمہ تھی گورنمنٹ انگلشیہ کے برکات پر تھی۔ جس میں آپ نے مسلمانوں اور خصوصاً اپنی جماعت کو پرزور نصیحت کی کہ وہ اپنے مذہبی فرض کی طرح گورنمنٹ کی شکر گذاری اور وفاداری اپنا شعار بنالیں۔ آپ نے اس گورنمنٹ کے عہد میں مبعوث ہونے پر فخر کیا۔

عجیب لطف اور ذوق کی بات تھی کہ ایک طرف کلکتہ میں جہاں پولیٹیکل مجلس کانگرس کا جلسہ ہو رہا تھا گورنمنٹ انگلشیہ کے برکات کو چھوڑ کر اس کے وعدوں اور عدم ایفا پر زور دیا جاتا تھا۔ وہاں اس کے مقابل قادیان کے مقام پر وہ شخص جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہے اپنی جماعت کو گورنمنٹ کے برکات اور احسانات جتا کر شکر گذاری کی روح نفخ کر رہا ہے۔

کانگرس کے مقاصد اور اغراض پر بحث یا ان کا مفید یا مضر ہونا اس وقت ہمارے زیر بحث نہیں اور نہ اس کی ضرورت اور نہ یہ امر ہمارے مقاصد میں داخل۔

اس امر کے بیان سے مجھے صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ جیسے زمین اور آسمان میں فرق ہے ویسے ہی **زمینی اور آسمانی لیڈروں** کے خیالات میں فرق ہے دونو ایک ہی مضمون پر بول رہے ہیں زمینی لیڈر اپنے حقوق اور مطالبات پیش کرتے ہیں۔ مگر **آسمانی مصلح عطا شدہ مہربانیوں کے لئے شکر گذاری** کی تحریک کرتا ہے۔ اور گذشتہ سلطنت سے اس کا مقابلہ کر کے اپنے اندر وہ جوش وفاداری پاتا ہے جو دوسروں میں نہیں۔

۲۸ دسمبر کی صبح کو **صدر انجمن احمدیہ** کا عام جلسہ ہوا۔ اسی جلسہ میں مولوی محمد علی صاحب سکرٹری انجمن مذکور نے **مدرسہ ۔ میگزین ۔** اور **انجمن** کار پرداز مصالح قبرستان کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اور سنہ ۱۹۰۷ء کے لئے بجٹ پیش کیا۔ میری اپنی رائے میں **قومی پہلو** کے لحاظ سے اس سارے جلسہ کا یہ حصہ زیادہ قابل غور ہے۔ اس لئے کہ یہ قومی ضرورتوں اور قومی مقاصد کا مشترکہ پہلو ہے۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس حصہ کو کسی قدر تفصیل سے لکھوں اور سالانہ رپورٹ کے بعض ضروری حصص درج ہوں لیکن اس مرتبہ عدم گنجائش کی وجہ سے اس حصہ کو اگلی اشاعت پر ملتوی کرنا پڑا۔

اب ان قواعد کا اندراج ضروری ہے جو مجلس معتمدین نے قادیان دارالامان کی ضروری انسٹی ٹیوشنز کے متعلق پاس کئے ہیں ان قواعد میں جو خاص عہدہ داروں یا ممبروں کے نام لکھے گئے ہیں اس سے یہ غرض نہیں کہ ان کے نام خط و کتابت ہو بلکہ اس کے متعلق جو اطلاع پہلے شایع ہو چکی یا ہوتی ہے اس کی پابندی کرنی چاہیئے ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## کچھ جلسہ کی نسبت!

جلسہ **دسمبر کی رپورٹ** تو شیخ صاحب مکرم خود لکھینگے مگر میں ایک ایسی بات لکھتا ہوں جسے میرے مکرم دوست خود ظاہر نہیں کر سکتے وہ کیا ہے ان حسن خدمات کا ذکر جو شیخ یعقوب علی صاحب نے بہ حیثیت منتظم جلسہ ادا کیں۔ میں نے سنا ہوا تھا کہ ابوالفضل باوجود اعلےٰ درجہ کا انشا پرداز ہونے کے سپاہیانہ پارٹ کو بڑی خوبی سے ادا کیا کرتا تھا۔ مگر یہاں ان سنی ہوئی باتوں کو واقعات کے رنگ میں دیکھ لیا۔ جو شخص لکھنے والا ہو اُس کی نسبت عام خیال یہ ہے کہ وہ کسی دوسرے کام کا نہیں ہوتا مگر شیخ صاحب میں انتظامی مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے آپ نے اپنی ان تھک کوششوں سے کسی مہمان کو شکایت کا موقعہ نہیں دیا۔ میں تو جس وقت دیکھتا۔ آپ کھڑے ہوئے نظر آتے اور اکثر اوقات لورات کے بارہ بارہ بجے گھر جا کر کھانا کھایا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ٭

**ز تقریر محمود (۲) برج نبوت کا روشن ستارا۔**

**دُرج رسالت کا درخشندہ گوہر محمود سلمہ رب الودود**

شرک پر تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔

میں ان کی تقریر ایک خاص توجہ سے سنتا رہا کیا بتاؤں فصاحت کا ایک سیلاب تھا جو اپنے پورے زور سے بہ رہا تھا۔

واقعی اتنی چھوٹی سی عمر میں خیالات کی پختگی اعجاز سے کم نہیں۔ میرے خیال میں یہ بھی حضور علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان ہے اور اس سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ مسیحیت مآب کی تربیت کا جوہر کس درجہ کمال پر پہنچا ہوا ہے آپ نے سورہ لقمان کی وہ آیات پڑھیں جن میں حضرت لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ شرک سے پرہیز کر فرمایا کہ یہی شرک تمام گناہوں کی جڑ ہے اگر اس سے کنارہ کشی ہو تو پھر انسان نجات یافتہ ہو سکتا ہے :۔ آدمی جو عدول حکمی کرتا ہے اس میں ایک نوع شرک کی پوشیدہ ہے پس اس سے بچو۔ پھر آپ نے روحانی کمالات پر عجیب طرز سے بحث کی۔ اور بتایا کہ انسان جب نماز کو قائم کر لیتا ہے اور شرک سے بکلی مجتنب ہو جاتا ہے۔ تو اُسے مامور کیا جاتا ہے۔ اور وہ لوگوں کو امر بالمعروف نہی عن المنکر کرتا ہے۔ اس وقت اس کی نہایت مخالفت کی جاتی ہے مگر ارشاد ہوتا ہے کہ صبر و استقامت سے کام لے۔ کیونکہ اولوالعزموں کے یہی کام ہیں۔ پھر صبر کے بعد ایک ایسا زمانہ آتا ہے۔ جبکہ خلایق کا رجوع اس کی طرف ہوتا ہے۔ تو ایسی حالت میں یہ حکم دیا گیا کہ **ولا تصعر خدک للناس** جیسا کہ ہمارے حضرت کو بھی الہام ہو چکا ہے یعنی از دحام وانبوہ خلق سے گھبراؤ نہیں اور نہ بے رُخی اختیار کرو۔ اور پھر اس ترقی پر نازاں بھی نہ ہو کہ یہ سب خدا کے فضل سے ہے اور کسی پر بلند آواز بھی نہ نکالے کہ مبادا کسی کی دل شکنی ہو بلکہ ہر امر میں میانہ رو رہے۔ غرض کہ یا بنی اقم الصلوٰۃ الایتہ کی عجیب بے مثل تفسیر کی ٭ (اکمل آف گولیکے ضلع گجرات)

## ضروری اطلاع

تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کی پول کی قیمت ۱۲؍ ہونے کے باعث کم حیثیت والے لوگوں نے اس سے بہت ہی کم فایدہ اُٹھایا ہے۔ اس لئے اب ہر مضمون کا الگ الگ ٹریکٹ بنا دیا گیا ہے۔ جو ہر ایک ۲؍ ۔ ۳؍ ۔ ۴؍ ۔ ۵؍ ۔ ۶؍ ۔ پر مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتا ہے۔ (مسئلہ نیوگ وید منتروں پر لال بجھکڑی اور تردید خدمات مادہ وغیرہ قابل دید ہیں۔

**المشتہر**

**عبدالعزیز المعروف جگد میا پرشاد ورما معرفت شانتی آشرم لاہور**

# مختصر نوٹ

## یادگار مفید ہونی چاہیئے؟

امرتسر کے رام باغ میں ایک عالی شان فوارہ بطور یادگار تشریف آوری پرنس آف ویلز بنایا جائیگا یہ ایک خبر ہے جو اخبارات میں نکلی ہے شاہی خاندان اور سلطنت کی خوشی کی تقریبوں پر اظہار مسرت ایک ضروری فرض ہے لیکن اس خوشی کے اظہار کا طریق کم از کم ایسا ہونا چاہیئے جو ملک اور قوم کے لئے مفید ہو۔ رام باغ میں ایک فوارہ کا بنا دینا اس میں شک نہیں باغ کی مناسبت سے عمدہ چیز ہے لیکن پبلک کو اس سے کیا فایدہ؟ یہ روپیہ اگر امرتسر کی میونسپلٹی خرچ کرتی تو اسے اس کو بہترین مصرف میں لگانے کی سعی کرنی چاہیئے کیوں وہ امرتسر کے صنعتی سکول میں مزید ترقی کرکے اس یادگار کو مفید نہیں بناتی؟

## جادو سر چڑھ بولا

آریہ سماج کی تحریک نے جہاں مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان افتراق کی کئی راہیں اختیار کیں وہاں اس نے ہندو لفظ کو بھی مسلمانوں کی ایجاد بتایا اور ظاہر کیا کہ یہ لفظ مسلمانوں نے محض تحقیر کے لئے اختیار کیا تھا چنانچہ ہندو اور آریہ کے عنوان سے اُن کے اخبارات میں متعدد بحثیں شائع ہوئیں اور چند ایک ٹریکٹ لکھے گئے۔ مسلمانوں نے اپنے ذمہ سے اس الزام کو دور کرنے کی سعی کی اور وہ تحقیقات جو انہوں نے پیش کی فی الواقع صحیح اور قابل قدر بھی مگر دلی عناد اور بغض کچھ ماننے نہیں دیا کرتا۔ اب جبکہ پنڈت رام بھجدت جو سیکرٹری سابق پردھان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ہندو سبھا یک سبھا قائم کی تو اس نام کی وقعت کو بھی تسلیم کر لیا۔ اور اسے قومی نام قرار دیا! مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ مسلمانوں کے سر سے ایک بیجا الزام خود بخود دور ہو گیا اس جلسہ میں جو اس سبھا کے قیام کے لئے کیا گیا۔ پنڈت رام بھجدت صاحب نے یہ نام تجویز کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندو سبھا کی بجائے اس کا نام ہندو سبھا یک سبھا رکھا جاوے تاکہ جو لوگ اپنے آپ کو اپنی غلطی سے ہندو کہلانے میں اعتراض کرتے ہیں وہ بھی اس میں شامل ہو سکیں۔ اس پر پنجاب برہمو سماج کے مشہور ممبر اور سابق سکرٹری پروفیسر روچی رام صاحب ایم اے نے کہا کہ ایسے لوگ ہماری سبھا سے دور رہنے سکی ہی کریا کریں تو اچھا ہوگا جس پر کل حاضرین نے بہت خوشی کا اظہار کیا!! یہ تقریریں آریہ سماج کی اندرونی سپرٹ کے اثر کو بخوبی ظاہر کر رہی ہیں۔ بہر حال خوشی کا مقام ہے کہ صبح کا بھولا ہوا شام کو گھر آ پہنچا۔

## محبت تو دوائے ہزار بیماری است

روح اور جسم کے تقاضاؤں اور خواہشوں میں اسی قدر فرق ہے جسقدر ان الفاظ کی بناوٹ اور مفہوم میں پایا جاتا ہے۔ جسمانی خواہشیں دراصل انسانی ہستی اور روح کی خواہشوں کے حقیقی منشار کو ظاہر نہیں کر سکتیں۔ یہی وجہ ہے کہ مادی دنیا روحانی ضرورتوں کی سیری کا سامان بہم پہنچا نہیں سکتی ہیں بلکہ جس قدر مادی ترقی انسان کرتا جاتا ہے اسی قدر اس کی بھوک پیاس بڑھتی جاتی ہے اور اس پر مزید غور بتا دیتا ہے کہ اس سکھ میں ایک دکھ اور اس سرور میں ایک بے لطفی پیدا ہوتی ہے پس اے دل والو! سوچو اور غور کرو کہ دل تو محبت کا بھوکا پیاسا ہے وہ ایک محبوب چاہتا ہے جسکے بعد اس کی خواہشوں کا دائرہ ختم ہو جاوے اور اس کی بیماریوں کا مداوا مل جاوے اس کی ایک راہ قرآن کریم کی ایک آیت میں یوں بتائی ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی

اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بنیں تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں فنا ہو جاؤ۔ یہ فنا ہمیں زندہ جاوید کرے گی اور ایسی راحت بخش ہوگی کہ اسکے بعد دُکھ نہ ہوگا ایسی بصیرت دیگی کہ پھر حجاب اُٹھ جائیں گے۔

یہ اکسیر ہے جسکو ملے اور فضل عظیم ہے جسے نصیب ہو۔ اسی کے ہم بھی ہیں یہ خدا کے ہی فضل سے ملتی ہے اور اسی سے ہم سب چاہتے ہیں۔

## سچی خیرات

عفو تقصیرات اور دفع بلا کے لئے صدقات اور خیرات کو دخل عظیم ہے اور کل انسانوں کا اس کلیہ کو اپنا دستور العمل بنا لینا اور بالطبع فطرت میں اس تقاضا کا پایا جانا اس صداقت کو ثابت کر رہا ہے اور فی الحقیقت روحانی عالم کے ان قوانین میں سے یہ ضروری قاعدہ ہے جو روحانی ترقی کے لئے ضروری ہیں اس سے انسانی دل نوع انسان کی بھلائی کے لئے دردمند ہونے کی قابلیت کو نشوونما دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے لئے اس میں انشراح اور جوش پیدا ہوتا ہے یہی وجہ ہے جو قرآن کریم نے

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

فرمایا۔ مگر سچی خیرات کا یہ منشا نہیں کہ ناجائز طریقوں سے روپیہ کمایا جاوے اور پھر اس میں سے کچھ خیرات کرکے چاہا جاوے کہ یہ گناہوں کا کفارہ ہو جاویگا۔ قرآن مجید اس کو سخت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے وہ تو یہ ارشاد کرتا ہے

انفقوا من طیبات ما کسبتم

اب خیرات کا ایک اور بیہودہ پہلو بھی ترقی کر رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ مختلف سوسائٹیوں اور مجلسوں میں قومی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے روپیہ دیا جاتا ہے اور دینے والوں کی خواہشیں ہوتی ہیں کہ ان کی خوب کھول کھول کر تعریف کی جاوے۔ اس روپیہ کے دینے سے ان کا مقصد اگر اسی قدر ہے تو یہ بہت ہی بیہودہ مقصد ہے یا یہ کہو کہ فانی اور آنی مقصد ہے حقیقی مقصد ہمارا وہی ہونا چاہیئے جو

لن تنالوا البر

میں فرمایا گیا ہے یعنے حصول بر اصل غرض ہو۔ چونکہ اعلان بھی بسا اوقات الدال علی الخیر ہوتا ہے اس لئے یہ طریق اس نیت اور عزم سے مذموم نہیں بلکہ محمود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کی دو صورتیں قرآن مجید نے بیان کردی ہیں سراً و علانیۃً یعنے مخفی طور پر اور ظاہر کرکے کھلے طور پر دینے کی اصل غرض یہ ہے تا دوسروں کو تحریک ہو اور وہ نیکی کے کام میں سبقت کریں۔

## اصلاح کا اصل طریق کیا ہے؟

مسلمانوں کے تنزل

اور ادبار کا قضیہ ایک مسلّم قضیہ ہے اس کی اصلاح اور درستی کیلئے جتنے مُنہ اُتنی ہی باتیں ہیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس و محترم بانی علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اس سوال کا حل ابنائے دُنیا کے بالکل برخلاف پیش کیا کہ مسلمانوں نے جب ترقی کی خدا پرستی اور دینداری سے کی ہے اور اب ایسی گری ہوئی حالت سے جب وہ نکلینگے اسی مقدس اور مجرّب اسوہ حسنہ کو اختیار کرکے نکلینگے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاک جماعت کا تھا۔ اسپر عموماً مادی ترقی کے خواہشمند ناک بھوں چڑھاتے رہے اور عصر جدید کے ایڈیٹر صاحب جو اصلاح تمدن کے سکرٹری تھے اور جو مسلمانوں کی بہتری کی ایک ہی راہ سمجھے ہوئے تھے کہ اُنھیں کفایت شعار قوم بنایا جاوے۔ اور وہ دوسروں کو بھی اسکا مشورہ دیتے تھے۔ لیکن اب دسمبر کے رسالہ میں اُنھوں نے اس صیغہ کی سکرٹری شپ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

اس استعفیٰ سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب تک ایک شخص اصلاح عالم کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور نہ ہو وہ استقلال اور ثبات قدم اس میں پیدا نہیں ہوسکتا کہ ہزاروں مصائب اور مشکلات کے پہاڑ بھی اسکے ارادہ اور ہمت کو پست نہ کرسکیں۔ دوسرے یہ ثابت ہوگیا کہ مسلمانوں کی اصلاح کا جو طریق حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام پیش کرتے ہیں وہی طریق کامیابی کا طریق ہے۔ بہر حال عصر جدید کے ایڈیٹر کے استعفیٰ کے چند فقرے ناظرین الحکم کی دلچسپی کا موجب ہونگے اس لئے بھی کہ عصر جدید کے ایڈیٹر کو اس سلسلہ کے ساتھ خاص بغض ہے اور اُنھوں نے متعدد مرتبہ جری اللہ کی اہانت کا عزم کیا اور خود اس کا شکار ہوا ہے۔ میں ان فقروں کو جو خاص توجہ طلب ہیں جلی قلم سے لکھتا ہوں۔

اس عریضہ کے ذریعہ آپ کو [illegible] کے ذریعہ سے میں نے صیغہ اصلاح تمدن کی سکرٹری شپ سے استعفا دیدیا ہے۔

درحقیقت یہ صیغہ سال رواں میں نہایت دھیمی چال چلتا رہا۔ ممبروں نے بجز چالیس صاحبوں کے علاوہ امسال بھی چندہ نہیں دیا۔ عملی کام جس قدر چاہئے تھا نہیں ہوا۔ اگرچہ ہمارے خیالات کا اثر پچھلے چار سال میں اس قدر عام ہوگیا ہے کہ محض ممبران صیغہ ہی اس کام کو انجام نہیں دیتے۔ کانفرنس کی کمیٹی نے کسی وجہ سے کوئی مالی مدد نہیں دی اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ **تبدیل مقام کی پریشانیوں اور ایک غمناک حادثہ** اور اپنے پیشہ اور مطالعہ کی مصروفیت نے مجھکو کافی وقت نہیں دیا کہ لوگوں سے خط و کتابت کروں اور ممبروں سے دوستی اور ذاتی اثر سے کام لوں۔ ہم مسلمانوں میں ابھی تک کام کرنے اور کام کرانے کیلئے معمولی تحریک سے کچھ نہیں ہوتا۔ بہت غل شور اور تحریر و تقریر سے لوگ چونکتے ہیں اور ایک ایسے بڑے کام کے لئے جیسا اصلاح تمدن کی تحریک ہے کم از کم ایک شخص ایسا ہونا چاہئے جو اپنا پورا وقت دے سکے اس لئے جب تک میں خود اپنا پورا یا تقریباً کُل وقت اس کام کے لئے نہ دوں مجھکو دوسرے ممبروں سے تقاضا کرنے یا اُن سے شکایت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے اور مجھے اس امر میں ذرا بھی شک نہیں کہ جو شخص اپنی زندگی اس نیک کام کے لئے عاقلانہ وقف کردیگا وہ ضرور ہی چند سال میں کافی چندہ فراہم کرسکے گا اور مسلمانوں کی تمدنی بیداری کے لئے ایک دفتر اور باقاعدہ تحریک جاری کرسکیگا۔

خدا سے اُمید ہے کہ وہ مجھکو یا کسی بہتر شخص کو یہ مقدرت اور توفیق دے کہ اس بڑے کام کو چلا سکے۔ یعنی مسلمانوں کو عملی۔ سنجیدہ۔ کفایت شعار اور خدا ترس قوم بنا سکے اور انکو اخلاقی حالت کی طرف متوجہ کرے۔

اس استعفٰے سے یہ نہ سمجھا جائے کہ میں اپنی بساط اور لیاقت کے مطابق اصلاح تمدن کے کام کو انجام نہ دوں گا۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ضرور ہوگا کہ اس صیغہ کا باضابطہ سکرٹری وہ ہوگا جسکو کانفرنس (دربارہ اس کے کہ وہ اس صیغہ کو ضروری سمجھے) اس قومی خدمت کے لئے مقرر کرے اور طریقہ کارروائی اُسی سکرٹری کی رائے کے موافق ہوگا اور جب تک مجھکو کامل فرصت نہ ہو اور پبلک کل خیالات سے جو مجھکو عرض کرنے ہیں واقف نہ ہوجائے اُس وقت تک میری خدمات عصر جدید کے مضامین اور گاہے گاہے کسی لکچر تک محدود رہیں گی (۱) البتہ سکرٹری اصلاح تمدن کی امداد بحیثیت ایک ممبر کے میں فخر و اطاعت کے ساتھ کروں گا۔

اس چند سالہ رخصت کے وقت میں آپ صاحبان سے جنھوں نے شروع سے اس معاملہ میں بہت دلچسپی کا اظہار کیا ہے اس امر کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے خیالات میں ان چند سال میں ایک انقلاب واقع ہوگیا ہے اور یہ بالکل ممکن ہے کہ آپ میں سے ایک گروہ میرے خیالات سے متفق نہ ہو۔ وہ انقلاب یہ ہے کہ **میری رائے میں خشیۃ اللہ۔ اور روحانی ترقی کا درجہ تمدنی ترقی۔ اور دنیاوی نمو سے بالاتر ہے اور وہ قوم اور وہ افراد انجام کار تباہی کی طرف جاتے ہیں جو اپنی سعی محض دُنیا میں محدود کرتے ہیں**۔ اس اصول کی وجہ سے میں ہی روشن خیال کے اکثر احباب کے دائرہ سے شاید نکلا ہوا سمجھا جاؤں گا۔ دوسری طرف ظاہری اعمال اور باطنی شقاوت ریاکاری اور تقویٰ اعمال غیر صالحہ اور ایمان۔ لفظ پرستی اور خدا پرستی کا مرکب نمونہ جو مذہبی گروہ عموماً پیش کرتا ہے اور اُس سے مجھکو اس قدر دوری اور تباین ہے کہ جو مذہبی گروہ کہلاتا ہے اُس میں سے کم تر آدمیوں سے موافقت کی امید ہے۔ اور یہ ممکن نہیں کہ خیالات بالا غلط یا صحیح جو کچھ کہ میرے ہیں وہ ہر تحریر یا تقریر میں ظاہر نہ ہوں پس مجھ جیسے داعی کو کیا حق حاصل ہے کہ ایک دُنیا دار جماعت کا جو دیندار گروہ کو راضی رکھنا بھی چاہتی ہے قائم مقام بنے۔ ہمدردیاں مختلف۔ خیالات مختلف۔ غایت نظر مختلف۔ امیدیں جدا۔ سڑکیں مخالف۔ ایک طرف تو اس حیات کے بعد کوئی منزل مقصود ہی نہیں اور دوسری طرف دُنیاوی ترقی بھی قرب آلہی کے واسطے مطلوب سمجھی جاتی ہے۔ ایسی صورت میں موافقت کیسے ہوسکتی ہے۔

بہرحال میں آپ حضرات کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہوں۔ اللّھم احینی مسکیناً و امتنی مسکیناً۔ واحشرنی فی زمرۃ المساکین ؎

## مذہبی دُنیا پر سرسری نظر

### فرانس میں شرک عظیم کی شکست

عیسائی مذہب اب نزع کی حالت میں ہے اور سسک سسک کر دم توڑ رہا ہے اسکا

یہ دردناک منظر بہت ہی موثر اور عجیب ہے۔ اصل یہ ہے کہ اس شرک عظیم کے بُت کے چکنا چور ہونے کے لئے یہ وقت ازل سے مقرر ہو چکا تھا یہی وجہ ہے کہ ہر پہلو سے اس کی حالت بگڑ رہی ہے۔ مشن کے احاطوں میں رہنے والے اور پادریوں کی کوٹھیوں کو دیکھنے والے شاید اس مذہب کی موجودہ حالت کو صحیح صحیح ملاحظہ نہ کرسکیں لیکن جو آنکھیں انڈیا سے باہر عیسائی دُنیا کو دیکھ رہی ہیں اُنھیں اس مذہب کے مٹنے میں اب کوئی بھی شک باقی نہیں رہا۔ فرانس میں گورنمنٹ اور رومن کیتھلک چرچ کا جو جھگڑا کچھ عرصہ سے چلا آتا تھا ۱۱ دسمبر ۱۹۰۶ء کو عملی رنگ میں اُس کا خاتمہ ہو گیا ہے اگرچہ اس جھگڑے کا اب ایک اور پہلو شروع ہوگا لیکن جس قدر وہ لمبا ہوگا اُسی قدر عیسائی مذہب کے لئے زیادہ خطرناک اور خوں بار ہوگا۔ جیون تت نے اس قضیہ کے حالات یوں بیان کئے ہیں۔

"۱۱ دسمبر کا دن ملک فرانس کی مذہبی تاریخ میں ایک عجیب تبدیلی کا دن تھا۔ اُس دن سے گورنمنٹ فرانس کے اُس قانون پر عملدرآمد شروع ہوا کہ جس کے رو سے فرانس کے کل ایسے رومن کیتھولک گرجوں کی جائداد ضبط کی جارہی ہے کہ جو مسئلہ تعلیم اور پبلک میٹنگس کے متعلق فرانس کی گورنمنٹ کے قانون کی پابندی کرنے کے بجائے ایک غیر قوم کے حکمران یعنی روم کے پوپ کے قوانین کی پیروی کرنا چاہتے ہیں۔ کثرت سے پادری اس وقت تک گرجوں سے۔ اور تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں سے اور اُن کے متعلق رہنے کے عالی شان مکانوں سے بیدخل کئے جاچکے ہیں۔ اور خود پوپ صاحب کے سفیر کو گرفتار کر کے ملک سے باہر کر دیا گیا ہے۔ کہ جس کے قبضہ میں بیان کیا گیا ہے کہ کئی ایسے کاغذات تھے۔ کہ جن میں پادری صاحبان کو گورنمنٹ فرانس کے قوانین کی پیروی نہ کرنے کی ہدایت پوپ صاحب کی طرف سے موجود تھی۔ کئی پادری صاحبان اپنی عبادت وغیرہ کے جلسے کھلے میدانوں اور رہگذر گاہوں میں کر رہے ہیں اور جیسا کہ امید کرنی چاہئیے۔ ان سب خبروں سے روم کے پوپ صاحب کے دربار یعنی ویٹی کن میں ایک عجیب کولاہل مچا ہوا ہے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ پوپ صاحب نے زور کے ساتھ یہ کہا ہے۔ کہ "چاہے ہم لوگوں کو کس قدر ستایا جاوے۔ اور چاہے ہم لوگوں کو شہید ہونا پڑے۔ مگر ہم دھرم رکھشا کا کام ترک نہیں کرسکتے۔ ہمارا کام خدا کا کام ہے" طرفین کی کشمکش جاری ہے۔ اور یہ دیکھنا باقی ہے کہ آخر کار نتیجہ کیا ہوتا ہے گورنمنٹ فرانس اپنی طرف سے یہ کوشش کر رہی ہے۔ کہ جہاں ایک طرف خواہ مخواہ لوگوں کی مذہبی آزادی میں مداخلت نہ کی جاوے۔ وہاں رعایا کی کثرت رائے سے پاس شدہ قوانین کی پورے زور کے ساتھ پابندی کی جاوے۔ اور اس کے لئے انھیں اگر سخت وسائل اختیار کرنے پڑیں تو ان کے اختیار کرنے میں بھی پرہیز نہ کریں گے۔ ادھر پوپ کے پیرو اپنی ضد پر قائم ہیں۔ علاقہ برٹنی میں خاص کر بغاوت کا اندیشہ ہے۔"

اصل تار کا ترجمہ یہ ہے:— ۱۱ دسمبر ۱۹۰۶ء فرانس میں کلیسیا و ریاست۔ ایم۔ مونٹاگ نینی قائم مقام حضرت پوپ متعینہ پیرس کے گھر کی آج تلاشی لی گئی۔ اور وہ گرفتار کیا گیا۔ اور آج شب ہی کو سرحد پر پہنچایا جاوے گا۔

آج سہ پہر کے وقت وزرا کی ایک کونسل منعقد ہوئی۔ اس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ کلیسیا کے مال کی جلد لیے باقی کی جلئے اور پانچ ہزار پانسو طلبائے مدارس الٰہیات کو فوج میں بھرتی ہونے کی ہدایت کی جاوے۔

حضرت پوپ روم کے محل میں بہت جوش پھیلا ہوا ہے۔ اس معاملہ پر بحث کرتے وقت حضرت پوپ نے کہا۔ ہمیں افسوس ہے کہ سخت تجاویز اختیار کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ لیکن ان کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے "مذہبی جور اور شہادت بھی ہمیں مذہب کی حفاظت سے باز نہیں رکھ سکتے۔ ہمارا کام خدا کا کام ہے"

(بعد کی خبر) فرنچ چیمبر میں ایم کلے منکو نے کہا۔ ایم مانگ کو اسی وجہ سے خارج کیا گیا تھا۔ کہ اُس نے ایک اجنبی یعنی "پوپ" کی ہدایات فرنچ پادریوں کو دی تھیں۔ اور یہ ہدایات فرانسیسی قانون کی خلاف ورزی کے متعلق تھیں۔ اگر کلیسیا جنگ چاہتی ہے تو یہ اسے ملجائیگی مگر قانون کی فرمانبرداری اسے جنگ سے بچا سکتی ہے۔ کئی آرچ بشپوں اور بشپوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے اپنے مکانات خالی کردیں ٭

## انگلستان میں صلیب پرستی کے خلاف جدال

انگلستان میں تعلیمی بل کے متعلق جو شور و شر پچھلے دنوں رہا۔ اور ابھی تک جاری ہے اسکے متعلق سال گذشتہ میں مذہبی دُنیا پر سرسری نظر کے نیچے ایک نوٹ ہم نے لکھدیا تھا۔ اور یہ ظاہر کر دیا گیا تھا کہ انگلینڈ کے بڑے عیسائی چرچ کی تعلیم کو عام مدارس میں لازمی قرار دیئے جانے کے خلاف لوگوں میں سخت جوش پھیل گیا تھا۔ اس بنا پر بیت العوام (ہوس آف کامنز) نے لوگوں کی عام رائے کے موافق جو بل تجویز کیا اسے ہوس آف لارڈز نے اپنی نامناسب تبدیلیوں سے مسترد کر دیا۔ آخر دونوں کے لئے جھگڑے کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ بل فی الحال رُک گیا ہے چونکہ اس بل کی وجہ سے ہوس آف کامنز اور ہوس آف لارڈز میں ناچاقی پھیل چکی ہے اس لئے میری اپنی رائے میں یسوع کا یہ قول اسپر خوب صادق آتا ہے کہ میں صُلح کرانے نہیں آیا بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں عوام۔ قدیم عیسائی تعلیم کی خطرناک مخالفت کر رہے ہیں اور اس مخالفت کا اثر جہاں تک پہنچا ہے کہ کثرت کے ساتھ لوگ اس کی خلاف ورزی کی وجہ سے سزائیں بھگت رہے ہیں وہ لڑنا اور سزا پانا منظور کرتے ہیں مگر نہیں پسند کرتے تو اس تعلیم کا پانا۔ یہ وہ خطرناک جدال جو مسیحی تعلیم کے خلاف انگلستان میں شروع ہوا ہے اور اس کا نتیجہ جو کچھ ہوسکتا ہے وہ ظاہر ہے پھر یہ امر کس کے لئے باعثِ مسرت ہے؟ اور کون ہے جو اس کشمکش سے خاص ذوق اور حظ حاصل کر رہا ہے؟ وہی جو

یکسر الصلیب

کا منصب لیکر آیا ہے اور وہ قوم جو اس پہلو میں اسکے کامیاب ہوتا ہوا دیکھ رہی ہے۔

## ضرورت دعا

عبد العزیز خاں طالبعلم گڈھ بنگہ کا امتحان ورنیکولر مڈل ۹ جنوری سے شروع ہے ناظرین کامیابی کے لئے دعا کریں۔